مسلمان بچے بچیوں میں صحیح اسلامی فکر پیدا کرنے والی مستند کتاب

اسلامی تعلیم

مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ

مسلم کتابوی لاہور
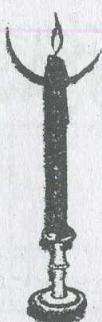
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ
مکمل
مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

نام کتاب ـــــــــــ اسلامی تعلیم (مکمل)

موضوع ـــــــــــ مسائل فقہ

مؤلف ـــــــــــ فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ

صفحات ـــــــــــ 168

اشاعت ـــــــــــ ۵ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

4 جولائی جمعۃ المبارک 2014ء

تعداد ـــــــــــ گیارہ صد

ناشر ـــــــــــ مسلم کتابوی لاہور

قیمت

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

حصہ اوّل ۱ ــــ ۴۰

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ
حصہ اوّل
مسلم کتابوی
داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

اسلامی عقائد

سوال: آپ کون ہیں؟

جواب: مسلمان۔

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسلمان وہ ہے جو اللہ کو ایک جانے اور سرکار مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نبی مانے اور قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یقین کرے۔ یعنی دین اسلام کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

سوال: آپ کے دین کا نام کیا ہے؟

جواب: ہمارے دین کا نام "اسلام" ہے۔

سوال: دین اسلام کیا چیز ہے؟

جواب: دین اسلام وہ راستہ ہے، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے۔

سوال: انسان کو یہ راستہ کس سے ملتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں سے۔

سوال: اسلام کا راستہ کن سے ملتا ہے؟

جواب: اسلام کا راستہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) سے ملا۔

سوال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال: وہ پانچ چیزیں کیا ہیں؟

جواب: (۱) اوّل: کلمۂ شہادت کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے ماننا۔

(۲) دوسرے: نماز پڑھنا۔ (۳) تیسرے: زکوٰۃ

(۴) چوتھے: رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھنا۔ (۵) پانچویں: حج کرنا۔

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟
جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کلمہ کا نام ''کلمہ طیبہ'' ہے۔
سوال: اس کلمہ کا مطلب کیا ہے؟
جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''
سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟
جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''
سوال: اگر کوئی شخص کلمہ شہادت زبان سے پڑھتا ہے لیکن دِل سے نہیں مانتا تو ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔
جواب: ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہے۔
سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟
جواب: جتنی باتیں حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں، ان سب کو حق ماننا ایمان ہے۔
سوال: مسلمان کو کتنی باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟
جواب: سات باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے جس کا بیان اس ایمان مفصل میں ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر،

اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: دین کی ضروری باتوں میں سے کسی بات کا انکار کرنا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ

سوال: اللہ تعالیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا، چاند اور سورج بنائے، زمین، آسمان اور ساری دنیا کو پیدا فرمایا۔

سوال: جو اللہ تعالیٰ کو نہ مانے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے کافر کہتے ہیں۔

سوال: جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور لوگوں کو بھی عبادت کے لائق سمجھے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

سوال: کافر اور مشرک ہونے میں کیا خرابی ہے؟

جواب: کافر اور مشرک اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہیں کرتے، اس لئے ان سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ناراض رہتا ہے اور مرنے کے بعد ان کو ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہنا پڑے گا۔

سوال: کیا کافر اور مشرک جنت میں کبھی نہیں جائیں گے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ پاک اور بے عیب ہے۔ عبادت کے لائق صرف وہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ زمین، آسمان، چاند، سورج، دریا اور پہاڑ ساری دنیا کو اکیلے اسی نے پیدا فرمایا

اور وہی سب کا مالک ہے، امیر اور غریب بنانا اسی کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ نہ چاہے تو ایک پتا نہیں ہل سکتا۔ وہی سب کو زندگی دیتا ہے اور اسی کے حکم سے موت ہوتی ہے۔ ماں، باپ، بیٹا اور بیوی وغیرہ رشتہ ناتا سے پاک ہے۔ نہ وہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے۔ اس کی کوئی شکل وصورت نہیں۔ بے مثال ہے، مکان اور جگہ سے پاک ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب: اللہ میاں نہیں کہنا چاہیئے کہ منع ہے۔

سوال: خالق، رزاق، رحمٰن اور قیوم کس کا نام ہے؟

جواب: یہ سب نام اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

سوال: جن لوگوں کا نام عبدالخالق، عبدالرزاق، عبدالرحمٰن یا عبدالقیوم ہے ان کو خالق، رزاق، رحمٰن، قیوم کہہ کر پکارتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: ایسا کرنا حرام ہے۔

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوال: سرکار مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کون ہیں؟

جواب: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، سب رسولوں سے افضل ہیں۔ آپ کے مرتبہ کا کوئی نہیں، ہم سب ان کی اُمت میں ہیں اور وہ ہمارے رسول ہیں۔

سوال: ہمارے رسول سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ شریف میں پیدا ہوئے جو ملکِ عرب کا ایک مشہور شہر ہے۔

سوال: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کس تاریخ میں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ ۱۲ ربیع الاول شریف مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔

سوال: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے والد محترم کا نام کیا تھا؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے والد محترم کا نام حضرت عبداللہ تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سوال : حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی والدہ صاحبہ کا نام کیا تھا؟

جواب : حضور (ﷺ) کی والدہ صاحبہ کا نام حضرت آمنہ تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

سوال : حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دادا اور نانا کا نام کیا تھا؟

جواب : حضور (ﷺ) کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب تھا اور نانا کا نام وہب تھا۔

سوال : ہمارے رسول کتنے برس زندہ رہے؟

جواب : ہمارے رسول انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اپنے مزار شریف میں اب بھی زندہ ہیں، آپ کی ظاہری زندگی تریسٹھ (۶۳) برس کی ہوئی۔ آپ ترپن (۵۳) برس کی عمر تک مکہ شریف میں رہے، پھر دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔

سوال : حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے کس تاریخ میں وفات پائی؟

جواب : آپ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں وفات پائی۔

سوال : انتقال کے دِن انگریزی تاریخ کیا تھی؟

جواب : جون ۶۳۲ء کی بارہ تاریخ تھی۔

سوال : حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب : آپ کا مزار مبارک مدینہ شریف میں ہے جو مکہ معظمہ سے تقریباً تین سو بیس کلو میٹر شمال میں واقع ہے۔

سوال : یہ کیسے معلوم ہوا کہ سرکار مصطفیٰ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟

جواب : آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا، طرح طرح کے معجزے دکھائے اور غیب کی ایسی ایسی باتیں بتائیں جو رسولوں کے سوا کوئی اور نہیں بتا سکتا، اس سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں، (جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

سوال : جو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو نہ مانے وہ کیا ہے؟

جواب : جو ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو رسول نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال : جو اللہ کو مانے مگر ہمارے نبی کو نہ مانے وہ کیا ہے۔

جواب: وہ بھی کافر ہے۔

سوال: رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا نبی یقین کرے، آپ کی ہر بات کو حق مانے، آپ سے محبت رکھے اور آپ کی شان میں بے ادبی کا لفظ نہ بولے۔ یعنی آپ کی ذات پاک اور بات اور عمل پر ایمان رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے

سوال: فرشتے کیا چیز ہیں؟

جواب: فرشتے انسان کی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ لیکن وہ نور سے پیدا کئے گئے۔ نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں، نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، جتنے کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کر دیئے ہیں اسی میں لگے رہتے ہیں، کچھ فرشتے بندوں کا اچھا برا عمل لکھنے پر مقرر ہیں، بعض فرشتوں کا کام قبر میں مردوں سے سوال کرنا اور کچھ فرشتے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مسلمانوں کے درود وسلام پہنچانے پر مقرر ہیں۔

سوال: جو فرشتے بندوں کا اچھا اور برا کام لکھنے پر مقرر ہیں ان کا نام کیا ہے؟

جواب: ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

سوال: جو فرشتے مردوں سے قبر میں سوال کرنے کے لئے آتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں منکر نکیر کہتے ہیں۔

سوال: کل فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: بے حساب اور بے شمار ہیں، ان کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں۔ البتہ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

سوال: وہ چار فرشتے کون ہیں؟

جواب: اوّل حضرت جبریل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور اس کے احکام

پیغمبروں تک پہنچاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دِن صور پھونکیں گے، تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو پانی برسانے اور روزی پہنچانے پر مقرر ہیں۔ اور چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

سوال: انسان کس لیے پیدا کیا گیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے۔

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اللہ تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نازل ہوئیں۔ بڑی کتاب کو کتاب اور چھوٹی کو صحیفہ کہتے ہیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

سوال: چار مشہور کتابیں کونسی اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب: (۱) پہلی توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) دوسری زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) تیسری انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) چوتھی قرآن مجید جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید عالم پر نازل ہوا۔

سوال: کیا یہ کتابیں آج بھی دنیا میں ملتی ہیں؟

جواب: سب کتابیں ملتی ہیں لیکن قرآن مجید کے علاوہ ہر کتاب میں نصرانیوں اور یہودیوں نے اپنے طرف سے گھٹا بڑھا دیا ہے۔

سوال: قرآن شریف کس کی کتاب ہے؟

جواب: قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف اللہ کی کتاب ہے؟

جواب: قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی، جس سے معلوم ہوا کہ وہ

اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اگر کسی آدمی کی بنائی ہوئی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی ہی کتاب بنالیتا۔

سوال : قرآن مجید کس پر اُترا؟

جواب : ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل ہوا یعنی اُترا۔

سوال : قرآن مجید پوری کتاب کی شکل میں ایک ہی مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب : قرآن مجید لوگوں کی ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا اترتا رہا۔

سوال : پورا قرآن مجید کتنے دنوں میں نازل ہوا؟

جواب : تئیس (۲۳) سال میں۔

سوال : قرآن مجید کیسے نازل ہوتا تھا؟

جواب : حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی سورت یا آیت لے کر آتے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے پڑھتے، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے یاد کر کے لوگوں کو سناتے، لوگ اُسے یاد کر لیتے اور کسی چیز پر لکھ لیتے۔

سوال : قرآن شریف میں کس چیز کا بیان ہے؟

جواب : اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

سوال : یہ کتاب کس لئے نازل ہوئی؟

جواب : لوگوں کو صحیح راستہ دِکھانے کے لئے نازل ہوئی تا کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو جانیں اور ان کی مرضی کے موافق کام کریں (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سوال : کیا قرآن مجید میں کسی نے کچھ نہیں گھٹایا، بڑھایا ہے؟

جواب : نہیں، ہر گز نہیں قرآن مجید جیسا حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں تھا ویسا ہی آج بھی ہے۔ ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوا اور نہ قیامت تک فرق ہو سکتا ہے۔

سوال : قرآن مجید میں کیوں فرق نہیں ہو سکتا؟

جواب : اس لئے کہ اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

سوال : کل صحیفے کتنے نازل ہوئے اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب : صحیفوں کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں، کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے، کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے، ان کے علاوہ اور صحیفے بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

رسول اور نبی

سوال : رسول اور نبی کون ہوتے ہیں؟

جواب : رسول اور نبی خدائے تعالیٰ کے پیارے بندے اور انسان ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ بندوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں، معجزے دکھاتے ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں، جھوٹ کبھی نہیں بولتے وہ ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔

سوال : کیا فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب : نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔

سوال : نبی کتنے ہیں؟

جواب : کچھ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا تقریباً دو لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں۔ ان کی ٹھیک تعداد تو اللہ تعالیٰ کی معلوم ہے۔ پھر اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ (ﷺ) جانتے ہیں۔

سوال : سب سے پہلے نبی کون ہیں؟

جواب : سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال : سب سے آخری نبی کون ہیں؟

جواب : سب سے آخری نبی ہمارے پیغمبر جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سوال : اب کوئی نبی ہوگا یا نہیں؟

جواب : اب کوئی نبی نہیں ہوگا، اس لئے کہ نبوت ہمارے سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی حضور کے بعد جو شخص نبی پیدا ہونے کو جائز سمجھے وہ کافر ہے۔

سوال : رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب : نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل اور بزرگ و برتر ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔

سوال : نبی کے نام پر صلعم، ص لکھنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب : پورا درود (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھنا چاہیئے، ؐ ؑ ؓ صلعم وغیرہ نبی کے نام پر لکھنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

روزِ قیامت

سوال : قیامت کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس میں سب آدمی اور تمام جانور مر جائیں گے۔ آسمان، زمین، چاند، سورج، پہاڑ دنیا کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے گی یہاں تک کہ تمام فرشتے بھی فنا ہو جائیں گے۔

سوال : تمام آدمی اور فرشتے وغیرہ کیسے فنا ہو جائیں گے؟

جواب : حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، لوگ صور کی آواز سنیں گے تو بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ یہاں تک کہ صور بھی ختم ہو جائے گا اور اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے۔

سوال : صور کیا چیز ہے؟

جواب : سینگ کے شکل کی ایک چیز ہے۔

سوال : قیامت کب آئے گی؟

جواب : قیامت آنے کا ٹھیک وقت صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، پھر اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں، ہمیں اتنا معلوم ہے کہ محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور جمعہ کا دن ہوگا، البتہ ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی بہت سی نشانیوں کو بیان فرمادیا ہے ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب ہونا معلوم ہو جائے گا۔

سوال : قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کیجئے؟

جواب : (۱) جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں۔

(۲) حرام کاموں کو لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں۔

(۳) ماں باپ کو تکلیف دیں۔

(۴) اور غیروں (کفار و مشرکین) سے میل جول رکھیں۔

(۵) امانت میں خیانت کریں۔

(۶) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں گزرے۔

(۷) علم دین دُنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھا جائے۔

(۸) ناچ گانے کا رواج زیادہ ہو جائے۔

(۹) بدکار لوگ قوم کے پیشوا اور لیڈر ہو جائیں۔

(۱۰) چرواہے وغیرہ کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی بلڈنگوں اور کوٹھیوں میں رہنے لگیں۔

(۱۱) زلزلے اور بھونچال آنے سے زمین دھنسے تو سمجھ لو قیامت قریب آ گئی۔

تقدیر

سوال : تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ بھلائی اور برائی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے موافق پہلے سے لکھ لیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں۔

سوال : کیا اللہ تعالیٰ نے جیسا ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے، ہمیں مجبوراً ویسا کرنا پڑتا ہے؟

جواب : نہیں، اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے ہمیں مجبوراً ویسا نہیں کرنا پڑتا ہے بلکہ ہم جیسا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ویسا لکھ دیا۔ اگر کسی کی تقدیر میں برائی کرنے والا تھا، اگر وہ بھلائی کرنے والا ہوتو اللہ تعالیٰ اس کی تقدیر پر بھلائی لکھتا۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے بندہ کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال : مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب : قیامت کے دن جب زمین آسمان، انسان اور فرشتے وغیرہ سب فنا ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا وہ دوبارہ صور پھونکیں گے، تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی، فرشتے اور آدمی وغیرہ سب زندہ ہو جائیں گے۔ مردے اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی حساب لیا جائے گا اور ہر شخص کو اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا، یعنی اچھے لوگوں کو جنت ملے گی اور بروں کو جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔

سوال : جو شخص ایمان مفصل کی سب باتوں کو دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے؟ زکوٰۃ نہ دے اور حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا اور رسول کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق اور فاجر کہتے ہیں۔

سوال : جو شخص نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہو، ایمان مفصل کی سب باتوں کو دل سے مانتا ہو لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب : وہ مسلمان نہیں ہے۔ ایسا شخص کافر و مرتد ہے۔

سوال : جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں خود گستاخی نہ کرے لیکن گستاخی کرنے والے کو جان بوجھ کر مسلمان سمجھے تو وہ کیا ہے؟

جواب : وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔

کتاب الاعمال

دین اسلام کا پہلا رکن: نماز

سوال: انسان کس لئے پیدا کیا گیا؟
جواب: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے۔
سوال: مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟
جواب: نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، اور مالدار لوگ مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔
سوال: عبادتوں میں سب سے افضل عبادت کونسی ہے؟
جواب: سب سے افضل عبادت نماز ہے۔
سوال: نماز کیا چیز ہے؟
جواب: نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جو ایک خاص طریقے سے ادا کی جاتی ہے۔ بندہ ہاتھ باندھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے قرآن شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاتا ہے، پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے، اس کی بڑائی بیان کرتا ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود وسلام بھیجتا ہے۔
سوال: رات اور دن میں کل کتنی مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے؟
جواب: پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔
سوال: ان پانچ نمازوں کے نام کیا ہیں؟
(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء
سوال: نماز کے وقت ایک آدمی جو کھڑے ہو کر اونچی آواز سے کچھ پکارتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟
جواب: اسے اذان کہتے ہیں۔

سوال : اذان کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : اذان کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد کسی اونچی جگہ پر قبلہ رخ کھڑا ہواور دونوں ہاتھ کی کلمہ کی انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈالے، پھر بلند آواز سے ان الفاظ کو کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ — اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه — اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه — اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوة — حَیَّ عَلَی الصَّلٰوة
حَیَّ عَلَی الْفَلَاح — حَیَّ عَلَی الْفَلَاح
اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ — لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دوبار کہے۔

سوال : اذان کے بعد کی دعا بتلایئے؟

جواب : اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَ نَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّه، وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَه، يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَاد۔

سوال : اذان کے کچھ دیر بعد پھر بلند آواز سے کچھ پڑھتے ہیں، اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب : اسے تثویب اور صلوٰة کہتے ہیں۔

سوال : اس کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب : اس کے لئے شرع نے کوئی الفاظ مقرر نہیں کئے ہیں، کوئی بھی مناسب الفاظ کہہ سکتے ہیں۔ آج کل عام طور سے اس قسم کے الفاظ کہے جاتے ہیں:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَرُوْسَ مَمْلُکَۃِ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَنَا یَوْمَ الْجَزَآءِ

سوال : نماز شروع ہونے سے پہلے ایک آدمی جو بلند آواز سے پڑھتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب : اسے تکبیر کہتے ہیں۔

سوال : تکبیر کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب : تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو اذان کے الفاظ ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کے بعد دو بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

سوال : تکبیر بیٹھ کر سننا چاہیئے کہ کھڑے ہو کر؟

جواب: تکبیر بیٹھ کر سننا چاہیئے پھر جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ پر پہنچے تو سب کو کھڑا ہو جانا چاہیے۔

سوال : اذان کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : اذان کہنے والے کو موذن یا بانگی کہتے ہیں۔

سوال : تکبیر کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : اسے مکبّر کہتے ہیں۔

سوال : اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : اکیلے نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں۔

سوال : جو نماز سب لوگ مل کر پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب : اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں۔

سوال : جماعت سے نماز پڑھانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : جماعت سے نماز پڑھانے والے کو امام کہتے ہیں

سوال : جو لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب : انہیں مقتدی کہتے ہیں۔

سوال : نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو نماز پڑھنی ہے پہلے دل میں اس کی نیت کر واور نیت کے الفاظ زبان سے کہہ لو تو بہتر ہے، مثلاً فجر کی فرض نماز پڑھنی ہے تو یوں کہو:

نیت : ''نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔'' یہ کہتے ہوئے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاؤ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے واپس لاؤ اور ناف کے نیچے باندھ لو، دایاں ہاتھ اوپر رکھو اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے، پھر ثنا پڑھو:

ثناء: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تعوذ پڑھو:

تعوذ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط پھر تسمیہ پڑھو:

تسمیه: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پھر سورۃ فاتحہ پڑھو:

سورة فاتحه: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

سورۃ فاتحہ کے آخر میں آہستہ آمین کہو۔

پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پڑھ کر کوئی سورۃ پڑھو مثلاً:

سورة لهب: تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهٗ ○ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ یعنی جھک کر گھٹنوں (گوڈوں) کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑلو، پھر کم سے کم تین بار رکوع کی تسبیح پڑھو:

رکوع کی تسبیح : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔

پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

تسمیع : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر کھڑے رہنے کی حالت میں ایک بار تحمید کہو:

تحمید: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ، اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک، پھر پیشانی رکھو، اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ زمین پر جمائے رکھو اور کم سے کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھو:

سجدہ کی تسبیح : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پھر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھو، دایاں پاؤں کھڑا رکھو، اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرو، اب ایک رکعت پوری ہوگئی۔ دوسری رکعت کے لئے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس رکعت میں ثنار اور تعوذ نہ پڑھو بلکہ صرف تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھو اور تسمیہ پڑھ کر کوئی سورہ ملاؤ۔ مثلاً

سورۃ اخلاص :قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

اب پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدے کرو، دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جاؤ پھر تشہد اور درود شریف پڑھو، بسم اللہ نہ پڑھو۔

تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ o اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ o اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ o اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗo

درود شریف :اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلیٰ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
پھر اس طرح کی کوئی دعا پڑھو:
دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ
رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ O
اگر کسی کو یہ دعا نہ یاد ہو تو وہ یہ دعا پڑھ لے: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ O اس کے بعد دائیں کندھے کی طرف منہ
کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہو، پھر بائیں طرف بھی اسی طرح کہو،
دو رکعت پوری ہو گئیں۔ اب ہاتھ اُٹھا کر یوں دعا کرو:
نماز کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ
السَّلَامُ O فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ وَتَبَارَکْتَ رَبَّنَا
وَتَعَالَیْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ O اس دُعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

سوال: رکوع سے اُٹھ کر کھڑے ہونے کی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: قومہ کہتے ہیں۔

سوال: سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھنے کی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: دونوں سجدے کے درمیان بیٹھنے کی حالت کو جلسہ کہتے ہیں اور تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔

سوال: اَلتَّحِیَّاتُ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب: اَلتَّحِیَّاتُ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا نہیں چاہیئے۔

سوال: مقتدی امام کے پیچھے تعوذ اور تسمیہ پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب: مقتدی امام کے پیچھے صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑا رہے، تعوذ اور تسمیہ نہ پڑھے اور نہ کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔

سوال: مقتدی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ پڑھے یا نہیں پڑھے؟

جواب: مقتدی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ نہ پڑھے بلکہ رکوع سے کھڑا ہو کر صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھے۔

سوال: نماز کے بعد انگلیوں پر گن کر کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰه، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے ہیں۔ اس کے پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔

دعائے قنوت: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ ٥ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ٥ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا ٥ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ٥

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز شروع کرنے سے پہلے سات باتوں کی ضرورت ہے۔

سوال: وہ سات باتیں کیا ہیں؟

جواب: (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر عورت (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا (۷) نماز کی نیت کرنا۔ ان سات باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں۔

نماز کی پہلی شرط

سوال: بدن پاک ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: بدن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بدن پر نجاست حقیقیہ اور نجاست حکمیہ نہ پائی جائے۔

سوال: نجاست کی کل کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں: (۱) نجاست حقیقیہ (۲) نجاست حکمیہ

سوال : نجاست حقیقیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : نجاست حقیقیہ وہ نجاست ہے جو دیکھنے میں آسکے جیسے: پاخانہ، پیشاب۔

سوال : نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : نجاست حکمیہ وہ نجاست ہے جو شریعت کے بتانے سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے جیسے وہ حالتیں کہ جن کی وجہ سے آدمی پر غسل یا وضو ضروری ہو جاتا ہے۔

پھر نجاست حکمیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حدثِ اصغر (۲) حدثِ اکبر۔

سوال : حدثِ اصغر سے بدن کب پاک ہوگا؟

جواب: جب آدمی وضو کرلے تو اس کا بدن حدثِ اصغر سے پاک ہو جائے گا۔

مسائل وضو

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے جو ہاتھ اور منہ دھویا جاتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب : اسے وضو کہتے ہیں۔

سوال : کیا بغیر وضو کے نماز نہیں ہوسکتی؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں۔

سوال : وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب : گٹوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا اس کا نام وضو ہے۔

سوال : کیا وضو میں یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب: نہیں، بلکہ صرف بعض ضروری ہیں جنہیں فرض کہتے ہیں۔ان کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا اور بعض باتیں سنت ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے اور بعض باتیں مستحب ہیں جن کے کرنے سے ثواب بڑھ جاتا ہے اور چھوٹ جانے سے وضو میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

سوال: وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھو۔ پھر مسواک کرو۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر دونوں ہاتھوں کو گٹے تک تین بار دھوؤ۔ پہلے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالو پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ نہ دھوؤ۔ پھر دائیں ہاتھ سے تین بار کلی کرو۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو اور دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ۔ پھر پورا چہرہ دھوؤ یعنی پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ ہر حصہ پر تین بار پانی بہاؤ، اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوؤ، انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالو۔ کہنیوں کی طرف سے مت ڈالو۔ پھر ایک بار دونوں ہاتھ سے پورے سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرو۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوؤ۔

سوال: دھونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: دھونے کا مطلب یہ ہے کہ بدن کے جس حصہ کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر پانی بہہ جائے۔

سوال: اگر کچھ حصہ بھیگ گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس طرح وضو ہرگز نہیں ہوگا، بھیگنے کے ساتھ ہر حصہ پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔

سوال: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں:

(۱) اوّل منہ دھونا یعنی بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ (۲) دوسرے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ (۳) تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ (۴) چوتھے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: وضو میں سولہ (۱۶) سنتیں ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) دائیں ہاتھ سے تین کلیاں کرنا (۶) دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) داڑھی کا خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۵) اعضا کو پے در پے دھونا یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے کو دھونا (۱۶) ہر مکروہ بات سے بچنا۔

سوال: وضو میں کتنی باتیں مستحب ہیں؟

جواب: وضو میں پینسٹھ باتیں ہیں جو کہ فقہ کی مشہور کتاب "بہار شریعت" میں بیان کی گئی ہیں۔

سوال: مکروہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: مکروہ وہ چیز ہے جس کے کرنے سے وضو ہو جاتا ہے، مگر وہ ناقص ہوتا ہے۔

سوال: وضو میں کتنی باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں اکیس (۲۱) باتیں مکروہ ہیں:

(۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۲) وضو کے لئے نجس جگہ بیٹھنا۔ (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔ (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۵) وضو کے اعضاء سے برتن میں قطرے ٹپکانا۔ (۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔ (۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔ (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (۹) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (۱۰) پانی اس قدر کم کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (۱۱) منہ پر پانی مارنا۔ (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ (۱۳) صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔ (۱۴) گلے کا مسح کرنا۔ (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (۱۶) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۷) اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔ (۱۸) تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔ (۱۹) جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔ (۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔ (۲۱) کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

سوال: کن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: تیرہ چودہ باتیں ایسی ہیں جن سے وضوٹوٹ جاتا ہے:

(۱) پاخانہ کرنا۔(۲) پیشاب کرنا۔(۳) پاخانہ پیشاب کے راستے سے کسی اور چیز کا نکلنا۔(۴) پاخانہ کے راستے سے ہوا نکلنا۔(۴) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر اسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔(۵) کھانا پانی یا صفرا کی منہ بھر قے آنا۔(٦) اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔(۷) بے ہوش ہونا۔(۸) جنون ہونا۔(۹) غشی ہونا۔(۱۰) کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلتے میں پاؤں لڑ کھڑائیں۔(۱۱) رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں۔(۱۲) دُکھتی آنکھوں سے آنسو بہنا، ان تمام باتوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

مسائل غسل

سوال: حدثِ اکبر (بڑی پاکی یعنی بڑی طہارت) سے بدن کیسے پاک کیا جاتا ہے؟

جواب: غسل کرنے سے بدن حدثِ اکبر سے پاک ہو جاتا ہے۔

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: نہانے کو غسل کہتے ہیں، اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے۔ پھر استنجاء کی جگہ دھوئے۔ اس کے بعد بدن پر اگر نجاست حقیقیہ یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ ہو تو اسے دور کرے۔ پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے۔ ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے، اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے، پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر پانی بہائے اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اور پھر سر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے، تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے۔ پھر نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔

سوال: غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: غسل میں تین باتیں فرض ہیں: (۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام

ظاہر بدن پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا۔

سوال: غسل میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: غسل میں یہ باتیں سنت ہیں:

(۱) غسل کی نیت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا۔ (۳) استنجا کی جگہ دھونا۔ (۴) بدن میں جہاں کہیں نجاست ہو، اُسے دور کرنا۔ (۵) نماز جیسا وضو کرنا۔ (۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ نا۔ (۷) دائیں مونڈھے پھر بائیں مونڈھے پر سر پر اور۔ (۸) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا۔ (۹) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا۔ (۱۰) اور کپڑا پہن کر نہاتا ہو تو حرج نہیں۔ (۱۱) ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے۔ (۱۲) نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا۔ (۱۳) کوئی دُعا نہ پڑھنا۔ (۱۴) عورتوں کا بیٹھ کر نہانا۔ (۱۵) نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لینا۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

استنجا کے مسائل

سوال: استنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد بدن پر جو نجاست لگی رہتی ہے، اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

سوال: پیشاب کے بعد استنجا کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کرنے کے بعد پاک مٹی یا کنکر یا پھٹے پرانے کپڑے سے پیشاب سکھائے، پھر پانی سے دھوڈالے۔

سوال: پاخانہ کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پاخانہ کے بعد مٹی، کنکر یا پتھر کے تین یا پانچ یا سات ٹکڑوں (یعنی طاق گنتی میں) سے پاخانہ کی جگہ صاف کرے پھر پانی سے دھوڈالے۔

سوال: استنجا کا ڈھیلا اور پانی کس ہاتھ سے استعمال کرنا چاہیئے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے۔

سوال : کن چیزوں سے استنجار کرنا منع ہے؟
جواب : کسی قسم کا کھانا، ہڈی، گوبر، کوئلہ اور جانور کا چارہ۔ ان سب چیزوں سے استنجار کرنا منع ہے۔
سوال : کن جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا منع ہے؟
جواب : کنوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو۔ گھاٹ پر۔ پھل دار درخت کے نیچے۔ ایسے کھیت میں کہ جس میں کھیتی موجود ہو۔ سایہ میں جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں۔ مسجد یا عیدگاہ کے پہلو میں۔ قبرستان یا راستہ میں جس جگہ جانور بندھے ہوں اور جہاں وضو یا غسل کیا جاتا ہو ان سب جگہوں میں پاخانہ پیشاب کرنا منع ہے۔
سوال : پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ کس طرف ہونا چاہیئے؟
جواب : پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے، ہمارے ملک کے رہنے والوں کو شمال یا جنوب کی جانب کرنا چاہیئے۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

پانی کے مسائل

سوال : کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟
جواب : (۱) برسات کا پانی۔ (۲) ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا (۳) کنوئیں کا پانی۔ (۴) پگھلی ہوئی برف یا اولے کا پانی۔ (۵) تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔ ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے۔
سوال : کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں؟
جواب : (۱) پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی (۲) یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور نام بدل گیا جیسے: شربت، شوربا، چائے وغیرہ (۳) یا بڑے حوض اور تالاب کا ایسا پانی کہ جس کا رنگ یا بو یا مزہ کسی ناپاک چیز کے مل جانے سے بدل گیا۔ (۴) اور چھوٹے حوض یا گھڑے کا وہ پانی کہ جس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو کہ جس میں بہتا ہوا خون ہو، اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو۔ (۵) اور وہ پانی کہ جو وضو یا

غسل کا دھوون ہے۔ ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں۔

سوال : دودھ سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : دودھ سے وضو کرنا جائز نہیں، ہاں اگر اس میں اتنا پانی مل گیا کہ دودھ کا نام بدل کر پانی ہو گیا تو اب اس سے وضو کرنا جائز ہے۔

سوال : کیا وضو اور غسل کے پانی میں کچھ فرق ہے؟

جواب : نہیں، جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے، اور جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے، غسل بھی ناجائز ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے؟

جواب : جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جوٹھا پاک ہے۔ جیسے: گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، اور فاختہ وغیرہ۔

سوال : کن جانوروں کا جوٹھا مکروہ ہے؟

جواب : (۱) گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ (۲) چھپکلی اور اُڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل۔ (۳) اور کوا وغیرہ اور وہ مرغی جو چھوٹی پھرتی ہو اور (۴) نجاست پر منہ ڈالتی ہو اور وہ گائے جس کی عادت غلیظ کھانے کی ہو۔ ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

سوال : کن جانوروں کا جوٹھا ناپاک ہے؟

جواب : سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گینڈا اور شکاری چوپائے کا جوٹھا بھی ناپاک ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

کنوئیں کے مسائل

سوال : کنواں کیسے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب : کنوئیں میں آدمی، بیل، بھینس یا بکری مر جائے، یا کسی قسم کی کوئی ناپاک چیز گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔

سوال : اگر کنوئیں میں مرا ہوا جانور پایا گیا اور یہ معلوم نہیں کب گرا ہے تو کنواں کب سے ناپاک مانا جائے گا؟

جواب : جس وقت دیکھا جائے گا اسی وقت سے کنواں ناپاک مانا جائے گا۔

سوال : کنوئیں میں اگر کوئی جانور گر جائے اور زندہ نکال لیا جائے تو کنواں ناپاک ہو گا یا نہیں؟

جواب : اگر کوئی ایسا جانور گرا کہ اس کا جوٹھا ناپاک ہے، جیسے کتا اور گیڈر وغیرہ تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ اور اگر وہ جانور گرا کہ جس کا جوٹھا ناپاک نہیں۔ جیسے گائے اور بکری وغیرہ اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہو تو گر کر زندہ نکل آنے کی صورت میں جب تک ان کے پاخانہ پیشاب کر دینے کا یقین نہ ہو کنواں ناپاک نہ ہو گا۔

سوال : کنواں اگر ناپاک ہو جائے تو کتنا پانی نکالا جائے گا؟

جواب : (۱) اگر کنوئیں میں نجاست پڑ جائے۔ (۲) یا آدمی، بیل بھینس بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور گر کر مر جائے۔ (۳) یا دو بلیاں مر جائیں۔ (۴) یا مرغی اور بطخ کی بیٹ گر جائے۔ (۵) یا مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے۔ (۶) یا ایسا جانور گر جائے کہ جس کا جوٹھا ناپاک ہے۔ اگر چہ زندہ نکل آئے جیسے سور اور کتا وغیرہ۔

تو ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

سوال : اگر چوہا یا بلی کنوئیں میں گر کر مر جائیں اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال دی جائے تو حکم کیا ہے؟

جواب : چوہا، چھچھوندر، گوریا، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔

اور اگر بلی، کبوتر، مرغی یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے۔

سوال : ڈول کتنا بڑا ہونا چاہیئے؟

جواب : جو ڈول کنوئیں میں پڑا رہتا ہے وہی ڈول معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول کنوئیں کے لئے خاص نہ ہو تو ایسا ڈول ہونا چاہیئے کہ جس میں ایک صاع یعنی تقریباً سوا پانچ کلو پانی آجائے۔

سوال : جتنا پانی نکالنا ہو اتنا پانی ایک ہی مرتبہ میں نکالنا ضروری ہے یا کئی مرتبہ کر کے بھی نکالنا جائز ہے؟

جواب : بہتر ہے کہ کل پانی ایک ہی مرتبہ میں نکال دیا جائے، لیکن اگر کئی مرتبہ کر کے نکالا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ مثلاً ساٹھ ڈول پانی نکالنا ہے تو بیس صبح کو نکالا، بیس دو پہر کو اور بیس شام کو۔ کنوئیں میں بارہ ہاتھ پانی ہے اور کل پانی نکالنا ہے تو چار ہاتھ پانی آج نکالا، چار ہاتھ کل اور چار پرسوں تو یہ بھی جائز ہے۔

سوال: کنوئیں کا پانی پاک ہو جانے کے بعد کنوئیں کی دیوار اور ڈول رسی بھی پاک کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب : کنوئیں کی دیوار اور ڈول رسی نہیں پاک کرنا پڑے گا۔ پانی کے پاک ہونے کے ساتھ یہ چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔

سوال : کل پانی نکالنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب : کل پانی نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے۔

سوال : اگر کل پانی نکالنا ہو مگر کنواں ایسا ہو کہ پانی اس کا ٹوٹتا ہی نہ ہو تو اس صورت میں کل پانی کیسے نکالا جائے گا؟

جواب : اگر کنوئیں کا پانی ٹوٹتا ہی نہ ہو تو کل پانی نکالنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کے پانی کی گہرائی بانس یا کسی دوسری لکڑی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند آدمی بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں۔ پھر پانی ناپیں جتنا کم ہوا اسی حساب سے پانی نکال لیں، کنواں پاک ہو جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے۔ پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا۔ تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں کل دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔

نماز کے اوقات

سوال: رات اور دن میں کتنے وقتوں کی نماز پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: رات اور دن میں کل پانچ وقتوں کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔

سوال: وہ پانچ وقت کون کون سے ہیں؟

جواب: وہ پانچ وقت یہ ہیں: (۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء

سوال: فجر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: اُجالا ہونے سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے، اور سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے، جب سورج کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: ظہر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اسی چیز کا دوگنا سایہ ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: عصر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت ختم ہو جانے سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: مغرب کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: عشاء کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: عشاء کا وقت شمالاً جنوباً پھیلی سفیدی کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح اجالا ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

مکروہ اوقات کے مسائل

سوال: کیارات اور دن میں کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جی ہاں ،(ا)سورج نکلنے کے وقت ،(۲)سورج ڈوبنے کے وقت اور (۳)دوپہر کے وقت کسی قسم کی کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ہاں اگراس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا سخت گناہ ہے۔

سوال: سورج نکلنے کے بعد کتنی دیر تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: جب سورج کا کنار ظاہر ہو،اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔

سوال: اور سورج ڈوبنے کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: جب سورج پر نظر ٹھہرنے لگے اس وقت سے لے کر ڈوبنے تک نماز پڑھنا جائز نہیں ہے،اور یہ وقت بھی تقریباً بیس منٹ ہے۔

سوال: دوپہر کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔

تعداد رکعت اور نماز کی نیت

سوال: فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: فجر کے وقت کل چار رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔پہلے دو رکعت سنت،پھر دو رکعت فرض۔

سوال: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: فجر کے وقت دو رکعت سنت کی نیت اس طرح کی جاتی ہے: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے،سنت رسول اللہ کی،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف،اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال : پھر دو رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت فرض نماز فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے ۔(اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے ''پیچھے اس امام کے''، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال : ظہر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب : ظہر کے وقت کل بارہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے: پہلے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت، پھر دو رکعت نفل؟

سوال : چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب : ظہر کے وقت چار رکعت سنت کی نیت اس طرح کی جاتی ہے: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے ،سنت رسول اللہ کی ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال : پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض، اللہ تعالیٰ کے لئے ،وقت ظہر کا، اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال : پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی ، اللہ تعالیٰ کے لئے ،سنت رسول اللہ کی، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: کیا نفل میں وقت کی نیت نہیں کی جاتی ہے؟

جواب: نہیں، نفل میں وقت کی نیت نہیں کی جاتی ہے۔

سوال : عصر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب : عصر کے وقت کل آٹھ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے چار رکعت نماز سنت،

پھر چار رکعت فرض۔

سوال : عصر کے وقت چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لئے ،سنت رسول اللہ کی ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال : پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی ،اللہ تعالیٰ کے لئے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے: "پیچھے اس امام کے" منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال : مغرب کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب : مغرب کے وقت کل سات رکعت نماز پڑھی جاتی ہے: پہلے تین رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل

سوال : تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں تین رکعت نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لئے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے: "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال : اور مغرب کے وقت دو رکعت سنت کی نیت کیسے کرے؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لئے ،سنت رسول اللہ کی ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال : عشاء کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب : عشاء کے وقت کل سترہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے: پہلے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت، پھر دو رکعت نفل۔ اس کے بعد تین رکعت وتر واجب، پھر دو رکعت نفل۔

سوال : عشار کے وقت چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟
جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشار کی اللہ تعالیٰ کے لئے ،سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔
سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟
جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشار کی اللہ تعالیٰ کے لئے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے" منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔
سوال : پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟
جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشار کی اللہ تعالیٰ کے لئے ،سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر
سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟
جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔
سوال : پھر وتر کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟
جواب : نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی اللہ تعالیٰ کے لئے اور اگر رمضان کے مہینے میں امام کے پیچھے پڑھ رہا ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے" منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔
سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟
جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے ،منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ اکبر۔
سوال : دِل میں ہے کہ فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں مگر زبان سے نکل گیا ظہر، یا دِل میں ہے کہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں لیکن غلطی سے کہہ دیا عشار، تو فجر اور عصر کی نماز ہو گی یا نہیں؟
جواب : ہو جائے گی۔
سوال : دِل میں ہے کہ فرض نماز پڑھ رہے ہیں لیکن زبان سے نفل یا سنت کا لفظ نکل گیا

تو فرض نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب : فرض نماز ہو جائے گی۔

سوال : دِل میں ہے کہ چار رکعت فرض پڑھ رہا ہے اور زبان سے نکل گیا دو رکعت مگر اس نے چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو چار رکعت فرض ہو گئے یا نہیں؟

جواب : چار رکعت فرض نماز ہو جائے گی۔

درود شریف کی فضیلت

درود شریف پڑھنے والے پر خدائے تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے مال اور اولاد میں برکت دیتا ہے۔ اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اس کے مرتبہ کو زیادہ بلند کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے ناراض نہیں ہوتا۔

چند درود شریف:

(۱) صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کچھ اور دُعائیں

(۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

(۲) مسجد سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ۔

(۳) چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ یَاھِلَالُ۔

(۴) جب آسمان سے تارہ ٹوٹتا دیکھو تو نگاہ نیچی کرلو اور یہ دعا پڑھو: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۵) کشتی یا کسی اور سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

(۶) موٹر، ٹرین اور رکشہ وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَاوَمَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۔ وَاِنَّااِلٰى رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ۔

(۷) جب براخواب دیکھو اور بیدا ہو جاؤ تو تین بار تعوذ یعنی: اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور تین بار بائیں طرف تھوکو، پھر سونا چاہو تو کروٹ بدل کر سوؤ۔

(۸) جب سوکر اُٹھو تو یہ دُعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَابَعْدَ مَآ اَمَاتَنَاوَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(۹) استنجا خانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(۱۰) استنجا خانہ سے نکل کر یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّى الْاَذٰى وَعَافَانِىْ ۔

(۱۱) بدن میں کسی جگہ درد ہو تو اس مقام پر داہنا ہاتھ سات مرتبہ پھیرو اور یہ دعا پڑھو: اَعُوْذُبِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَآاَجِدُ۔

(۱۲) اندھے، لنگڑے اور کوڑھی وغیرہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھو تو یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

اسلامی کلمے ترجمہ کے ساتھ

پہلا کلمہ طیبہ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○

(**ترجمہ**) ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○

(ترجمہ) "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) اللہ کے پیارے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور طاقت اور قوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر ہے۔"

چوتھا کلمہ توحید: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے دست قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔"

پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً ○ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِىْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِىْ لَآ اَعْلَمُ ○ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

(ترجمہ) "میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے۔ ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر یا بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جسے میں نہیں جانتا یقیناً تو ہر غیب کو خوب جاننے

والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے، جو بلند مرتبہ والا اور عظمت والا ہے۔"

چھٹا کلمہ ردکفر : اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَالَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ ٥ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ ٥ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٥

(**ترجمہ**) "اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے کہ جس کو میں جانتا ہوں، اور معافی چاہتا ہوں میں تجھ سے اس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں، توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے، شرک سے اور ہر قسم کے گناہوں سے۔ اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور میں کہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔"

ایمان مجمل : (ترجمے کے ساتھ)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ٥

"ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے۔ اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا۔"

ایمان مفصل (ترجمے کے ساتھ):

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ٥

"ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر، اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔"

اسلامی آداب

(۱) پانچوں وقت نماز پڑھا کرو۔ نماز پڑھنے میں ادھر ادھر نہ دیکھو اور نماز اطمینان سے پڑھو جلدی جلدی نہ پڑھو۔

(۲) قرآن شریف روزانہ پڑھا کرو، قرآن شریف کا ادب کرو، اس سے اونچی جگہ پر نہ بیٹھو۔

(۳) ماں باپ کا کہنا مانو، ان کا ادب کرو، انہیں خفا نہ ہونے دو۔

(۴) استاد کا ادب کرو، استاد ماں باپ سے بڑھ کر ہیں۔ وہ تمہیں دین و مذہب کی باتیں بتاتے ہیں اور بھلے برے کی تمیز سکھاتے ہیں۔

(۵) چلتے پھرتے کوئی چیز نہ کھاؤ، ننگے سر کھانا برا ہے، کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو، بغیر ہاتھ دھوئے کھانا نہ کھاؤ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ کھاؤ، کھانے میں چپڑ چپڑ کی آواز نہ پیدا کرو۔ ایک وقت میں دودھ اور مچھلی نہ کھاؤ، کھانے سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥

(۶) پانی اور چائے وغیرہ کوئی چیز بائیں ہاتھ سے نہ پیو، ہمیشہ دائیں ہاتھ سے پیو، وضو کا بچا ہوا پانی اور آب زم زم کھڑے ہو کر پینا چاہیئے، باقی پانیوں کو کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔

(۷) قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ و پیشاب نہ کرو، لوگوں کے سامنے پاخانہ پیشاب نہ کرو، بلکہ کسی چیز کی آڑ میں کرو، بیٹھ کر پیشاب کرو، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا برا ہے، لوگوں کے سامنے گھٹنا کھول کر پیشاب کے لئے نہ بیٹھو۔ پاجامہ کا ازار بند کھول کر پیشاب کرو، پاجامہ کے پائنچہ سے پیشاب نہ کرو۔ پیشاب کرتے وقت یا پاخانہ کرتے وقت کسی سے بات نہ کرو۔ پاخانہ و پیشاب کے مقام کو بائیں ہاتھ سے دھوؤ، دائیں ہاتھ سے دھونا برا ہے۔

(۸) قرآن شریف پر کتاب وغیرہ کوئی چیز ہرگز نہ رکھو۔

(۹) مسئلہ مسائل کی کتابوں پر بھی دوات اور قلمدان وغیرہ کوئی چیز نہ رکھو۔

(۱۰) دوسری کتابوں کا بھی ادب کرو۔ انہیں پاؤں کے پاس نہ رکھو۔ پاؤں سے نہ ٹھکراؤ انہیں زمین پر نہ رکھو، خوب سنبھال کر رکھو۔ چیر پھاڑ کر خراب نہ کرو۔

(۱۱) اپنے املا اور نقل وغیرہ کی کاپیاں دوکانداروں کو ہرگز نہ دو، انہیں کسی محفوظ جگہ میں گاڑ دو۔

(۱۲) قرآن مجید یا کتاب وغیرہ کا ٹکڑا نہ پھینکو۔

(۱۳) اور کسی جگہ پڑا ہوا دیکھو تو اٹھا کر کسی اچھی جگہ رکھ دو کہ پاؤں کے نیچے نہ آئے بے ادبی سے بچے۔

(۱۴) پارہ اور قرآن مجید رحل وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھ کر پڑھو، ٹاٹ یا چٹائی پر اسے ہرگز نہ رکھو اور پڑھنے کے بعد الماری یا طاق وغیرہ کسی اونچی جگہ میں رکھو۔

(۱۵) اور قرآن شریف ختم ہو جانے کے بعد بھی روزانہ صبح کو پڑھا کرو۔

(۱۶) تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کرو۔

(۱۷) حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام ادب سے لو۔

(۱۸) نام سے پہلے ''حضرت'' اور نام لینے کے بعد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہو۔

(۱۹) ان کی شان میں کوئی ایسا لفظ نہ بولو کہ جس سے بے ادبی کا شبہ ہو۔

(۲۰) اور حضرت اولیائے کرام کے نام بھی ادب سے لو۔

(۲۱) ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی ہرگز نہ کرو۔

(۲۲) اہل سنت و جماعت کے عالموں سے ادب کے ساتھ ملو۔

(۲۳) ان سے سلام اور مصافحہ کرو اور کبھی کبھی ان کی مجلس میں بیٹھا کرو۔

(۲۴) دیوبندی، وہابی، رافضی وغیرہ گمراہ فرقوں اور ان کے مولویوں سے دور رہو کہ ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے سے ایمان کا خطرہ ہے۔

(۲۵) اچھے آدمی کو دوست بناؤ۔

(۲۶) برے آدمی سے دوستی ہرگز نہ کرو۔

(۲۷) تاڑی اور شراب پینے والوں کے پاس مت بیٹھو ان سے دور رہو۔

(۲۸) ناچ اور سینما کے قریب ہر گز مت جاؤ۔
(۲۹) نظم اور نعت شریف پڑھو۔
(۳۰) گانا مت گاؤ اور ریڈیو سے گانا بجانا مت سنو۔
(۳۱) بیڑی اور سگریٹ پینے کی عادت مت ڈالو۔
(۳۲) ماں باپ کو سلام کرو یعنی السلام علیکم کہو، ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام نہ کرو۔
(۳۳) اور مدرسہ میں پہنچو تو استاد کو سلام کرو۔
(۳۴) اور واپس آؤ تو پھر سلام کرو۔
(۳۵) جو مسلمان ظاہر میں نیک ہو اسے سلام کرو۔
(۳۶) وہابی، دیوبندی اور رافضی وغیرہ گمراہ فرقہ کے لوگوں کو سلام ہرگز نہ کرو۔
(۳۷) جب تمہیں کوئی سلام کرے تو وعلیکم السلام کہو، ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام کا جواب نہیں ہوگا۔
(۳۸) سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب یعنی ضروری ہے۔ اگر کوئی کافر بدمذہب تمہیں سلام کرے تو ہداک اللہ کہو۔
(۳۹) جو شخص نماز یا قرآن پڑھ رہا ہے اسے سلام نہ کرو۔
(۴۰) جو لوگ قرآن شریف یا وعظ سننے اور سنانے میں مشغول ہوں انہیں بھی سلام نہ کرو۔
(۴۱) جو شخص وظیفہ میں ہو اسے سلام نہ کرو۔
(۴۲) اور جو لوگ علم دین پڑھنے یا پڑھانے میں مشغول ہوں انہیں بھی سلام نہ کرو۔
(۴۳) جو شخص پاخانہ، پیشاب کر رہا ہو یا کھانا کھا رہا ہو تو اُسے سلام نہ کرو۔
(۴۴) اذان و تکبیر کے وقت کسی کو سلام نہ کرو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁

❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ
حصہ دوم
مسلم کتابوی
داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605
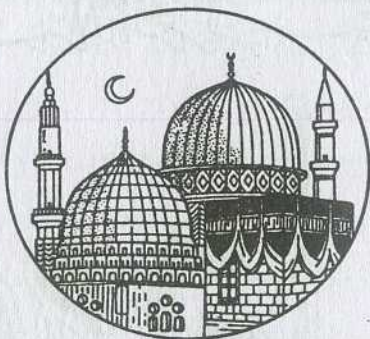
یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسلامی عقائد

سوال: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ آسمان وزمین اور ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ چاند سورج اور ستاروں کا نکلنا ڈوبنا سب اسی کے حکم سے ہے۔ وہی عبادت وپرستش کا مستحق ہے، دوسرا کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں۔ اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ امیری، غریبی اور عزت وذلت سب اسی کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ آرام وتکلیف اور موت وزندگی سب اسی کے حکم سے ہے۔ اس کا ہر کام حکمت ہے، بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ اس کی نعمتیں اور اس کے احسان بے انتہا ہیں۔ وہ ہر کھلی اور چھپی چیز کو جانتا ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ ہر کمال وخوبی والا ہے۔ جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم وجہل اور بے حیائی وغیرہ ہر عیب سے پاک ہے۔ اس کے لئے کسی قسم کا عیب ماننا کفر ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا قرآن مجید کی بے شمار آیتوں سے ثابت ہے، ان میں سے چند آیتیں یہ ہیں:

(۱) پارہ عم میں ہے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی "پیارے رسول تم فرمادو کہ وہ اللہ یکتا ہے۔"

(۲) پارہ دوم رکوع ۳ میں ہے: وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ یعنی "تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(۳) پارہ ۲۸ رکوع ۶ میں ہے: هُوَ اللّٰـهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط یعنی "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

سوال: اگر ایک اللہ کے سوا اور اللہ ہوتے تو کیا خرابی ہوتی؟

جواب: اگر ایک اللہ کے سوا اور اللہ ہوتے تو ایک کہتا کہ میں گرمی پیدا کروں گا اور دوسرا

کہتا کہ میں سردی پیدا کروں گا۔ ایک کہتا میں مغرب میں سورج ڈوباؤں گا، اور دوسرا کہتا کہ میں مشرق میں سورج ڈوباؤں گا۔ تو زمین و آسمان کا موجودہ نظام درہم برہم ہو جاتا۔ جیسا کہ قرآن مجید پارہ ۱۷ رکوع ۲ میں ہے: لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی "اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو وہ ضرور تباہ ہو جاتے۔"

سوال: کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ زمین و آسمان اور دنیا کی دوسری چیزیں انسان، حیوان اور پہاڑ وغیرہ خود بخود بن گئے ہیں؟

جواب: نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قلم اور پنسل وغیرہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بغیر کسی کے بنائے نہیں بنتی تو آسمان و زمین اور بڑے بڑے پہاڑ وغیرہ بغیر کسی کے بنائے کیسے بن سکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی مسلمان کہے کہ خدا کوئی چیز نہیں، زمین اور آسمان وغیرہ بغیر کسی کے بنائے خود بخود بن گئے ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا دائرہ اسلام سے نکل کر کافر مرتد ہو گیا۔

سوال: بعض جاہل اللہ تعالیٰ کو "بڑھو" کہتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا لفظ بولنا کفر ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوپر والا جیسا چاہے گا ویسا ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اوپر اللہ ہے نیچے تم ہو۔" یا اس طرح کہتے ہیں کہ "اوپر اللہ ہے نیچے پنچ ہے" تو ان جملوں میں کوئی خرابی تو نہیں ہے؟

جواب: بے شک خرابی ہے یہ سب جملے گمراہی کے ہیں، مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے۔

سوال: براہ کرم وہ جملے بتائیں جن کو بولنا مناسب ہو؟

جواب: (۱) اللہ رب العزت جیسا چاہے گا ویسا ہوگا۔ (۲) حقیقی مدد اللہ کی ہے، پھر تمہاری، پہلے سہارا اللہ کا ہے پھر تمہارا۔ (۳) باطن میں اللہ مددگار ظاہر میں پنچ۔

ملائکہ، فرشتے

سوال: فرشتے کیا کرتے ہیں؟

جواب: فرشتے زمین وآسمان کے سارے انتظامات کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے وہ مختلف کاموں کے لیے مقرر کئے گئے ہیں۔ بعض کو حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے پر مقرر کیا گیا۔ اور بعض کے ذمے پانی برسانے کی خدمت سپرد کی گئی۔ کسی کو ہوا چلانے پر مقرر کیا گیا، کسی کے متعلق روزی پہنچانے، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے، کسی کے متعلق انسان کے بدن میں تصرف کرنے، کسی کے ذمہ صور پھونکنے اور کسی کو دشمنوں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر کیا گیا ہے اور کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے، علم دین کی تعلیم ہوتی ہو، درود شریف پڑھا جاتا ہو یا اللہ ورسول کا ذکر ہوتا ہو، محفل میلاد ہو، وہاں پہنچ کر حاضرین کا نام لکھیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی شرکت کی گواہی دیں۔ اور کچھ فرشتے انسانوں کے اچھے برے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ اور بہت سے فرشتوں کو حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں حاضری کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور کچھ فرشتے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دربار میں مسلمانوں کے صلوٰۃ وسلام پہنچانے پر مقرر ہیں اور بعض کے ذمہ روحوں کا قبض کرنا ہے۔ اور بعض فرشتے قبر میں مردوں سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں جو فرشتے انجام دیتے رہتے ہیں۔

سوال: کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں، فرشتے وہی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔ اس کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً۔ وہ اللہ تعالیٰ کی معصوم مخلوق ہیں اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے پاک ہیں۔

سوال: سنا ہے کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلّہ میں ایک نام کے دو آدمی ہوتے ہیں

تو جان نکالنے میں فرشتے کبھی غلطی کر جاتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: نہیں ایسا نہیں ہوسکتا فرشتے اس قسم کی غلطی ہرگز نہیں کرتے۔ قرآن مجید ۲۷ رکوع ۱۹ میں ہے: یَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ یعنی ''فرشتوں کو جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔''

سوال: کیا فرشتے انسان کی شکل اختیار کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں، فرشتے جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔

سوال: یہ کہنا کہ فرشتے کوئی چیز نہیں، یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کا نام ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اللہ تعالیٰ نے کتابوں کو کس لئے نازل فرمایا؟

جواب: اپنے بندوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے نازل فرمایا تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو مانیں اور ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ توریت، زبور اور انجیل اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ تینوں کتابیں اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی ہیں۔

سوال: قرآن مجید کا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: عرب کے جو لوگ قرآن مجید کے مخالف تھے، انہوں نے کہا کہ یہ خدا کی کتاب نہیں ہے۔ تو ان سے کہا گیا کہ اگر یہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے تو تم اس کی مثل دس سورتیں بنا ڈالو، وہ لوگ نہیں بنا سکے۔ کہا گیا اچھا ایک ہی سورت بنا کے لے آؤ تو وہ لوگ ایک سورت بھی نہیں بنا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن مجید کے مثل ایک سورت بھی ہرگز نہیں بنا سکتے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا گیا کہ اگر تمام انسان اور جنات مل کر کوشش کریں تب بھی قرآن مجید کی مثل نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ مخالفین نے بڑی کوشش کی مگر عربی زبان کے ماہر ہونے کے باوجود ایک سورت بھی نہیں بنا سکے اور تقریباً چودہ سو برس میں قرآن مجید کے

بہت سے دشمن عربی زبان کے ماہر ہوئے لیکن کوئی بھی آج تک ایک سورت نہیں بنا سکا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

سوال: پورا قرآن کریم ایک ہی دفعہ اکٹھا نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: پورا قرآن کریم ایک دفعہ اکٹھا نہیں نازل ہوا بلکہ لوگوں کی ضرورت کے مطابق تئیس (۲۳) برس تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

سوال: قرآن مجید کس طرح نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید اس طرح نازل ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی آیتوں کو لے کر آتے اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے پڑھتے۔ حضور (ﷺ) اسے یاد کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سناتے، صحابہ اسے حفظ کر لیتے اور کاغذ، چمڑہ، ہڈی وغیرہ پر لکھ لیتے تھے۔

سوال: قرآن مجید پہلے کس جگہ نازل ہوا؟

جواب: مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پہاڑ کے ایک غار میں عبادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، قرآن مجید سب سے پہلے اسی حرا پہاڑ کے غار میں نازل ہوا۔

سوال: سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سب سے پہلے سورۃ اقراء کے شروع کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

سوال: سب کے آخر میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سب کے آخر میں تیسرے پارہ کی آیت کریمہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی۔

سوال: کیا قرآن مجید کی ہر سورت پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: ہاں قرآن مجید کی ہر سورت اور ہر آیت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ جیسا قرآن مجید حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل ہوا تھا، اب ویسا نہیں ہے بلکہ گھٹا بڑھا دیا گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا کافر اور مرتد ہے۔ (بہار شریعت)

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

سوال: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام بتایئے؟

جواب: سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام تو معلوم نہیں، ہاں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے ان کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت نوح علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(۴) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (۵) حضرت اسحٰق علیہ السلام (۶) حضرت یعقوب علیہ السلام
(۷) حضرت یوسف علیہ السلام (۸) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۹) حضرت ہارون علیہ السلام
(۱۰) حضرت شعیب علیہ السلام (۱۱) حضرت لوط علیہ السلام (۱۲) حضرت ہود علیہ السلام
(۱۳) حضرت داوٗد علیہ السلام (۱۴) حضرت سلیمان علیہ السلام (۱۵) حضرت ایوب علیہ السلام
(۱۶) حضرت الیاس علیہ السلام (۱۷) حضرت الیسع علیہ السلام (۱۸) حضرت زکریا علیہ السلام
(۱۹) حضرت یحیٰی علیہ السلام (۲۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۲۱) حضرت یونس علیہ السلام
(۲۲) حضرت ادریس علیہ السلام (۲۳) حضرت ذوالکفل علیہ السلام (۲۴) حضرت صالح علیہ السلام
(۲۵) ہمارے سرکار حضور پرنور سید المرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال: انبیائے کرام علیہم السلام کا مرتبہ بیان فرمایئے؟

جواب: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوتے ہیں ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا ہو کسی نبی کے مرتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ وہ معصوم ہوتے ہیں، ان کا حکم ماننا اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ماننا ہے۔ ان میں سے کسی کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنا بھی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیب کا علم عطا فرمایا ہے یعنی زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، سب ان کے علم میں ہوتا ہے۔

سوال: کیا کوئی آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں، نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے، جسے چاہے اپنے فضل سے دیتا ہے، عبادت و ریاضت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

سوال: کیا جن اور فرشتوں میں بھی نبی ہوتے ہیں؟
جواب: نہیں نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور مرد نبی ہوتا ہے عورت نبی نہیں ہوتی۔
سوال: معصوم کسے کہتے ہیں؟
جواب: جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے گناہ اس سے ناممکن ہو۔
سوال: کیا انبیائے کرام کے علاوہ اور بھی کوئی معصوم ہوتا ہے؟
جواب: ہاں فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا معصوم نہیں ہوتا۔
سوال: کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟
جواب: نہیں، انبیاے کرام اور فرشتوں کے سوا کوئی بھی معصوم نہیں ہوتا، ہاں اولیائے کرام بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیائے کرام اور فرشتے ہی ہوتے ہیں۔
سوال: اُمتی کو مرتبہ میں کسی نبی سے افضل یا برابر بتانا کیسا ہے؟
جواب: اُمتی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتانا کفر ہے۔
سوال: کیا اُمتی عمل میں اپنے نبی سے بڑھ سکتا ہے؟
جواب: نہیں، ہرگز نہیں، امتی کو عمل میں نبی سے بڑھ کر ماننا گمراہی ہے۔
سوال: کیا انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں؟
جواب: بے شک سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں۔
سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں؟
جواب: حدیث شریف ہے کہ سرکارِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ یعنی "اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔" (مشکوٰۃ شریف، ص ۱۲۱) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:
"پیغمبر خدا زندہ است بحقیقت حیات دنیاوی" یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی دنیوی

زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔"

سوال: جو شخص انبیائے کرام کے بارے میں کہے کہ "مر کر مٹی میں مل گئے ہیں" تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا گمراہ، بدمذہب، خبیث ہے۔ (بہارشریعت)

سوال: کیا انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ اولیائے عظام اور علمائے دین کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی؟

جواب: ہاں انبیائے کرام کے علاوہ اولیائے عظام، علمائے دین، شہدائے اسلام، حافظ قرآن جو کہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے، وہ شخص جو اللہ و رسول سے غایت درجہ محبت رکھتا ہے، وہ جسم کہ جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو، وہ شخص کہ اکثر درود شریف پڑھتا رہتا ہو، ان سب کے جسموں کو بھی مٹی نہیں کھا سکتی۔ (بہارشریعت)

سید الانبیار علیہ التحیۃ والثنار

سوال: سید الانبیار کون ہیں؟

جواب: سید الانبیار یعنی تمام انبیا سے افضل اور ان کے سردار پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔

سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ ہمارے پیغمبر تمام انبیار کے سردار ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ہمارے پیغمبر تمام انبیار کے سردار ہیں، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود فرمایا ہے: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی "میں قیامت کے روز اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور ظاہر ہے کہ اولادِ آدم میں سب انبیائے کرام علیہم السلام داخل ہیں، تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر تمام انبیار کے سردار ہیں۔

سوال: ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کچھ اور خوبیاں بیان کیجئے؟

جواب: ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات میں

سب سے زیادہ عزت و بزرگی والے ہیں، آپ نبی الانبیار ہیں یعنی تمام انبیار حضور (ﷺ) کے امتی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے خود فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖن لَانَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی ''میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا'' ساری مخلوقات خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے، حضور (ﷺ) کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو سارے زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔ اگر حضور چاہتے تو آپ کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے۔ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) غیب کی باتیں بتاتے تھے۔ زمین و آسمان کی ساری چیزیں آپ پر ظاہر تھیں، دنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اسے اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے کوئی اپنی ہتھیلی دیکھے۔ آپ اوپر نیچے، آگے اور پیٹھ کے پیچھے یکساں دیکھتے تھے آپ کے لئے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جانتے ہیں کہ زمین کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ خشوع جو دِل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اسے بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہمارے چلنے پھرنے، اُٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے وغیرہ ہر قول و فعل کی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ہر وقت خبر ہے۔

ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہایت حسین اور خوبصورت تھے۔ گول چہرہ چاند سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ آپ کا قد نہ بہت اونچا تھا اور نہ بہت نیچا بلکہ درمیانی تھا لیکن مجمع میں آپ سب سے اونچے نظر آتے تھے۔ پشت پر کبوتر کے انڈے کے برابر ابھرا ہوا حصہ تھا جسے ''مہر نبوت'' کہتے ہیں اس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ دھوپ، چاندنی اور چراغ کی روشنی میں آپ کے جسم کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ آپ کا پسینہ موتی کی طرح چمکدار اور مشک وغیرہ سے زیادہ خوشبودار تھا۔ جس راستے سے آپ گزر جاتے پورا راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے مہک جاتا۔ بغل شریف کے پسینہ سے ایک دولہن معطر کی گئی تو پشت در پشت اس کی اولاد میں خوشبو کا اثر پایا جاتا تھا۔ سُبْحَانَ اللّٰہ!

سوال: ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرب کے کس خاندان میں پیدا ہوئے؟

جواب: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاندان قریش میں پیدا ہوئے، جو عرب کے تمام خاندانوں میں سب سے اعلیٰ خاندان تھا۔ پھر قریش کی ایک شاخ قبیلہ بنی ہاشم تھی جو دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی شاخ بنو ہاشم سے تھے، اس لئے آپ کو قریشی کہا جاتا ہے۔

سوال: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: ''اسلامی تعلیم'' کے پہلے حصہ میں بتایا جاچکا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد گرامی کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

سوال: حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کب انتقال ہوا؟

جواب: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیدائش سے دو ماہ پہلے آپ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جب حضور چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو لے کر مدینہ طیبہ گئیں۔ واپس ہوئیں تو مقام ابوا میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔

سوال: والدہ صاحبہ کے انتقال کے بعد حضور (ﷺ) کس کی پرورش میں رہے؟

جواب: والدہ صاحبہ کے انتقال کے بعد حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے دادا جان حضرت عبدالمطلب کی پرورش میں رہے، پھر جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا اور پھر اپنے چچا جان حضرت ابوطالب کی سرپرستی میں رہے یہاں تک کہ خوب بڑے ہو گئے۔

سوال: ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادی کتنی عمر میں ہوئی؟

جواب: ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادی پچیس سال کی عمر میں ہوئی۔

سوال: آپ کی پہلی بیوی کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ کی پہلی بیوی کا نام حضرت خدیجہ تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

سوال: ہمارے حضور (ﷺ) نے کتنے سال کی عمر میں نبی ہونے کا اظہار فرمایا؟

جواب: ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چالیس سال کی عمر میں اپنے نبی ہونے کو ظاہر فرمایا۔ ویسے آپ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی نبی تھے جیسا کہ خود ارشاد فرمایا ہے: كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج۵، ص۳۶۳) "میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے"، یعنی ان کا جسم تیار تھا مگر اس میں روح داخل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور (ﷺ) کو دیکھا اور ایمان ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی۔

سوال: صحابہ کرام میں سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟

جواب: صحابہ کرام میں سب سے بڑا مرتبہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، پھر دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، پھر تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے اور پھر چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر باقی عشرہ مبشرہ کا، پھر اصحابِ بدر اور اصحاب اُحد کا مرتبہ ہے۔ پھر باقی اصحابِ بیعت الرضوان کا اور پھر باقی صحابہ کا مرتبہ ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

سوال: خلیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں۔ حضور (ﷺ) کے وفات فرمانے کے بعد جو شخص آپ کا قائم مقام مسلمانوں کا پیشوا چنا گیا اسے خلیفہ کہتے ہیں۔

سوال: عشرہ مبشرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: عشرہ مبشرہ ان دس صحابہ کرام کو کہتے ہیں جن کو دنیا کی زندگی میں جنتی ہونے کی بشارت دی گئی۔

سوال: ان دس صحابہ کے نام بتایئے؟

جواب: ان کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق اعظم
(۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی مرتضٰی
(۵) حضرت طلحہ (۶) حضرت زبیر بن عوام
(۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۸) حضرت سعد بن ابی وقاص
(۹) حضرت سعید بن زید (۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سوال: کیا ان کے علاوہ اور کسی صحابی کو جنت کی بشارت نہیں دی گئی؟

جواب: ان کے علاوہ حضرت فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، اصحابِ بدر، اصحابِ اُحد اور اصحابِ بیعت الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔

سوال: اصحابِ بدر کون لوگ ہیں؟

جواب: بدر ایک کنوئیں کا نام ہے جو دکھن پچھّم (جنوب شمال) کے کونے پر مدینہ شریف سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر پر واقع ہے۔ اسی مقام پر مسلمانوں اور مکہ کے کافروں میں پہلی بڑی لڑائی ہوئی تھی، جو صحابہ اس لڑائی میں شریک ہوئے انہیں اصحاب بدر کہتے ہیں۔

سوال: اصحابِ اُحد کون لوگ ہیں؟

جواب: اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے تقریبًا پانچ کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ اسی مقام پر مسلمانوں اور مکہ کے کافروں میں دوسری بڑی لڑائی ہوئی تھی، جو صحابہ اس لڑائی میں شریک ہوئے تھے، انہیں اصحابِ اُحد کہتے ہیں۔

سوال: اصحابِ بیعت الرضوان کون لوگ ہیں؟

جواب: مکہ معظّمہ سے بائیس (۲۲) کلومیٹر شمال میں ایک وادی کا نام حدیبیہ ہے، اسی مقام پر مسلمانوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دست مبارک پر کفار مکہ سے لڑنے مرنے پر بیعت کی تھی، جو صحابہ اس بیعت میں شریک تھے انہیں اصحاب بیعت الرضوان کہتے ہیں۔

سوال: کل صحابہ کتنے ہیں؟

جواب: کل صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زیادہ ہیں۔

سوال: کوئی بزرگ صحابی کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی بزرگ خواہ کتنا ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

اولیائے کرام

سوال: اولیاء اللہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا قرب خاص عطا فرماتا ہے انہیں اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

سوال: کیا آدمی اپنی کوشش سے ولی ہوسکتا ہے؟

جواب: نہیں آدمی اپنی کوشش سے ولی نہیں ہوسکتا بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ ہاں اکثر لوگوں کو اچھے عمل کے سبب سے یہ مرتبہ ملا ہے اور بعض پیدائشی ولی ہوتے ہیں۔

سوال: ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ رکھتا ہو، اور متقی و پرہیز گار ہو یعنی کوئی بدمذہب ولی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی بے عمل ولی ہوسکتا ہے۔

سوال: سچے مجذوب کی پہچان کیا ہے؟

جواب: سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی شریعت کا مقابلہ نہیں کرے گا جیسے کہ اگر اس سے نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے تو وہ انکار نہیں کرے گا۔ (الملفوظ، حصہ دوم ص ۸۰)

سوال: جو شخص ہوش و حواس میں رہ کر شریعت کی پابندی نہ کرے اور ولی ہونے کا دعویٰ کرے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص ولی نہیں بلکہ مکار ہے، ایسے شخص کی صحبت سے بچو۔

سوال: اولیائے کرام کا سالانہ عرس کرنا کیسا ہے؟

جواب: اولیائے کرام کا عرس یعنی قرآن خوانی، وعظ، میلاد شریف اور شیرینی وغیرہ

کا ان کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ گانا بجانا ہر جگہ برا ہے اور اولیائے کرام کے مزارات کے پاس اور زیادہ برا ہے۔

سوال: عورتوں کو اولیائے کرام کے مزارات پر جانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو اولیائے کرام کے مزارات پر جانا منع ہے۔

سوال: کیا اولیائے کرام اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر سکتے ہیں؟

جواب: بے شک اولیائے کرام اندھے اور کوڑھی وغیرہ ہر قسم کے بیمار کو اچھا کر سکتے ہیں بلکہ مردہ کو زندہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سب طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

سوال: کیا اولیائے کرام کو دور سے پکارنا اور ان سے مدد مانگنا جائز ہے؟

جواب: بے شک اولیائے کرام کو دور سے پکارنا یا علی، یا غوث، یا خواجہ غریب نواز کہنا اور ان سے مدد مانگنا جائز ہے۔

سوال: کیا اولیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

جواب: ہاں، اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں، بلکہ ان کا علم اور ان کی ہر قسم کی طاقتیں پہلے سے بڑھی ہوئی ہیں۔

سوال: کیا اولیائے کرام سے مرید ہونا چاہیے؟

جواب: ہاں، ضرور ہونا چاہیے، اس سے دین و دنیا کے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

سوال: مرشد کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: مرشد ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں یہ چاروں باتیں پائی جائیں:

(۱) اوّل: سنی صحیح العقیدہ ہو، (۲) دوسرے: اتنا پڑھا ہوا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے، (۳) تیسرے: بے عمل فاسق معلن نہ ہو، (۴) چوتھے: اس کا سلسلہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک پہنچتا ہو۔

سوال: اگر کسی مرشد میں ان میں سے کوئی ایک بات نہ پائی جائے تو ایسے مرشد سے مرید ہونا چاہیے کہ نہیں؟

جواب: ایسے مرشد سے قطعاً مرید نہیں ہونا چاہیے۔

معجزہ اور کرامت

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی کا وہ عجیب و غریب کام جو عادت کے خلاف ہو اور دوسرے لوگ اس کے کرنے سے عاجز ہوں، اسے معجزہ کہتے ہیں۔

سوال: انبیائے کرام کے معجزے بیان کیجئے؟

جواب: انبیائے کرام کے معجزے بہت ہیں ان میں سے چند مشہور معجزے یہ ہیں:

(۱) حضرت صالح علیہ السلام کے لئے پہاڑ کے ٹیلے برابر پہاڑ سے حاملہ اونٹی ظاہر ہوئی، اور باہر نکل کر اس نے اپنے برابر بچہ پیدا کیا، جس کا دودھ تمام شہریوں کے لیے کافی ہوتا تھا۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصائے مبارک اتنا بڑا سانپ بن گیا کہ جادوگروں کے ایک لاکھ سے زیادہ جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سورج سے زیادہ روشنی پیدا ہو جاتی۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کی چڑیاں بنا کر ان میں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتیں۔

(۵) وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔

(۶) مردہ کو زندہ فرما دیتے تھے۔

(۷) ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات بہت ہیں۔

سوال: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے بھی کچھ بیان فرمائیں؟

جواب: ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بہت مشہور معجزہ معراج ہے کہ رات کے تھوڑے سے وقت میں مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے۔ وہاں انبیائے کرام کو نماز پڑھائی، پھر ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اوپر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے۔ جنتوں کی سیر فرمائی، دوزخ کا معائنہ فرمایا، پھر مکہ شریف واپس آئے تو اس دوران دروازے کی زنجیر ہلتی رہی اور بستر بھی گرم رہا۔ اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ نے مکہ معظّمہ میں کافروں کے مطالبہ پر چاند کو اس طرح دو ٹکڑے

کردیا کہ ایک ٹکڑا دوسرے سے دور ہو گیا، پھر جب لوگوں نے اچھی طرح دیکھ لیا تو ایک ٹکڑا دوسرے سے مل گیا۔ اس معجزہ "کوشق القمر" کہتے ہیں۔

اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ یہ ہے کہ وقت ضرورت آپ کی انگلیوں کی گھائیوں سے پانی نکلا کرتا تھا۔ حدیبیہ کا واقعہ ہے کہ صحابہ کرام کے پاس پانی ختم ہو گیا تو وہ لوگ پیارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ہمارے پاس پانی بالکل ختم ہو گیا ہے۔" تو حضور نے اپنا دست مبارک ایک پیالہ میں رکھا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگلیوں کی گھائیوں سے اس قدر پانی نکلا کہ پندرہ سو صحابہ کی تمام ضروریات کے لیے کافی ہو گیا، حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک لاکھ صحابہ ہوتے تو وہ پانی سب کے لیے کافی ہوتا۔ سُبْحَانَ اللّٰہ! اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت بڑا معجزہ قرآن پاک ہے، جو ہمیشہ باقی رہے گا اور اس کے مثل ایک سورت نہ کوئی آج تک بنا سکا اور نہ قیامت تک بنا سکے گا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولیائے کرام سے جو بات عادت کے خلاف ظاہر ہو، اسے کرامت کہتے ہیں۔

سوال: اولیائے کرام کی کرامتیں بیان فرمائیے؟

جواب: اولیائے کرام کی کرامتیں بے شمار ہیں ان میں سے چند کرامتیں یہ ہیں:

(۱) حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی "اے مرغی! اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا" تو وہ مرغی زندہ ہو گئی۔

(۲) اور ایک بار خلیفہ مستنجد باللہ نے اشرفیوں کی تھیلیاں آپ کی خدمت میں نذر پیش کی، آپ نے فرمایا: مجھے اس دولت کی ضرورت نہیں، جب خلیفہ نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان تھیلیوں کو نچوڑا تو ان میں سے خون بہنے لگا۔ آپ نے فرمایا: "اے خلیفہ! تجھے شرم نہیں آتی کہ لوگوں کا خون چوس کر میرے پاس لائے ہو، خدا کی قسم! اگر مجھے خاندان رسول ہونے کا احترام نہ ہوتا تو اس خون کو اتنا بہنے دیتا کہ تمہارے محلوں تک پہنچ جاتا۔"

(۳) اور حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر کے ایک بڑے تالاب کا پانی ایک پیالہ میں لے لیا تو وہ تالاب اتنا سوکھ گیا کہ گویا اس میں کبھی پانی موجود ہی نہ تھا۔ سبحان اللہ!

سوال: کرامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: کرامت کا انکار کرنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔

سوال: کیا اولیائے کرام سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، اولیائے کرام سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ کا ولی ہو مگر عمر بھر اس سے کرامت نہ ظاہر ہو۔

احوالِ قبر

سوال: قبر میں منکر نکیر کیا سوال کرتے ہیں؟

جواب: قبر میں منکر نکیر تین سوال کرتے ہیں:

(۱) پہلا سوال: مَنْ رَّبُّكَ یعنی "تیرا رب کون ہے؟"

(۲) دوسرا سوال: مَادِیْنُكَ یعنی "تیرا دین کیا ہے؟"

(۳) اور تیسرا سوال: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَاالرَّجُلِ یعنی "اس شخصیت کے بارے میں تو کیا کہتا ہے"؟

سوال: تو مردہ ان سوالوں کا کیا جواب دے گا؟

جواب: اگر مردہ مومن مسلمان ہے:

(۱) پہلے سوال کا جواب دے گا: رَبِّیَ اللّٰهُ یعنی "میرا رب اللہ ہے۔"

(۲) دوسرے سوال کا جواب دے گا: دِیْنِیَ اِسْلَامُ یعنی "میرا دین اسلام ہے۔"

(۳) اور تیسرے سوال کا جواب دے گا: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی "وہ اللہ کے رسول ہیں"

سوال: اگر مردہ کافر ہے تو ان سوالوں کا کیا جواب دے گا؟

جواب: اگر مردہ کافر ہے تو ہر سوال کے جواب میں ھَاہُ ھَاہُ لَاأَدْرِیْ کہے گا یعنی ''افسوس میں کچھ نہیں جانتا''

سوال: جب مسلمان ہر سوال کا ٹھیک جواب دے گا تو اس کے بعد کیا ہوگا؟

جواب: جب مسلمان ہر سوال کا ٹھیک جواب دے گا تو آسمان سے آواز آئے گی کہ ''میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھاؤ، اس کو جنت کا کپڑا پہناؤ، اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔'' تو ایسا ہی کیا جائے گا، پھر اس کی قبر تاحد نگاہ چوڑی کردی جائے گی، جس میں جنت کی خوشبو آتی رہے گی اور مردہ اس میں آرام سے رہے گا۔

سوال: جب کافر مردہ جواب نہ دے سکے گا تو اس کے لئے کیا ہوگا؟

جواب: کافر مردے کے بارے میں حکم ہوگا کہ ''اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا کپڑا پہناؤ، اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اس کی گرمی اور لپٹ آتی رہے۔'' تو ایسا ہی کیا جائے گا۔ پھر اس کو عذاب دینے کے لئے اندھے اور بہرے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے، جن کے ساتھ ایسا گرز ہوگا کہ اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے۔ فرشتے اسی گرز سے اس کو مارتے رہیں گے۔

سوال: مردہ اگر جلا دیا جائے تو سوال ہوگا یا نہیں؟

جواب: مردہ چاہے جلا دیا جائے یا پھینک دیا جائے بہر صورت سوال ہوگا، یہاں تک کہ اگر جانور کھا لے تو اس کے پیٹ میں سوال و جواب اور ثواب و عذاب ہوگا۔

سوال: جو شخص قبر کے سوال و جواب یا ثواب و عذاب کا انکار کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: قبر کے سوال و جواب اور عذاب و ثواب حق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔ (بہار شریعت)

قیامت کی بڑی نشانیاں

سوال: قیامت کی کچھ بڑی نشانیاں بیان کریں؟

جواب: قیامت کی بڑی نشانیاں یہ ہیں:

(۱) دجال پیدا ہوگا۔ (۲) حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گے۔ (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے۔ (۴) یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ (۵) دابۃ الارض نکلے گا۔ (۶) اور خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی۔

سوال: دجال کیسا ہوگا اور وہ ظاہر ہوکر کیا کرے گا؟

جواب: دجال ایک آنکھ کا کانا ہوگا اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا، وہ خدائی دعویٰ کرے گا، اس کے پاس جنت دوزخ ہوگی۔ مگر اس کی جنت حقیقت میں دوزخ ہوگی اور دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے علاوہ ساری دنیا کی سیر کرے گا، جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا، اور جو اس پر ایمان نہ لائے گا، اسے اپنی دوزخ میں ڈالے گا، مردے جِلائے گا، زمین سے سبزہ اُگائے گا اور آسمان سے پانی برسائے گا۔ اس قسم کے بہت سے شعبدے دِکھائے گا جو حقیقت میں سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔

سوال: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ظاہر ہوں گے؟

جواب: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ میں ظاہر ہوں گے۔

سوال: ان کا کچھ حال بیان کیجیے؟

جواب: ان کا مختصر حال یہ ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ بڑے بڑے اولیائے کرام طواف کررہے ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے، اولیائے کرام انہیں پہچان لیں گے۔ اور ان سے بیعت کے لئے عرض کریں گے۔ وہ بیعت کرنے سے انکار کریں گے تو غیب سے آواز آئے گی: هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ یعنی ''یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو'' اس غیبی آواز کے بعد سب لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر آپ سب لوگوں کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام چلے جائیں گے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کہاں اُتریں گے۔ ان کا واقعہ بیان کریں؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد میں آسمان سے اتریں گے۔ فجر کی

نماز کا وقت ہوگا، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں امامت کا حکم دیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اس وقت دجال لعین ملک شام میں ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے، وہ بھاگے گا مگر آپ اس کی پیٹھ پر نیزہ مار کر جہنم میں پہنچا دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر چلے جائیں گے۔

سوال: یاجوج ماجوج کون ہیں؟

جواب: یاجوج ماجوج ایک قوم ہے جو آدمیوں کو کھانے لگی تھی، تو حضرت سکندر ذوالقرنین بادشاہ نے دو پہاڑوں کے درمیان لوہے کی دیوار کھڑی کر کے ان لوگوں کو بند کر دیا۔

سوال: یاجوج ماجوج کب نکلیں گے؟

جواب: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر پہاڑ پر چلے جائیں گے تو یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ یہ دنیا بھر میں لوٹ مار کریں گے، لوگوں کو قتل کریں گے۔ پھر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے تیر اوپر سے خون لگے ہوئے گریں گے، وہ خوش ہوں گے۔ انہیں سب باتوں میں وہ لگے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی بربادی کے لئے دُعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا تو وہ ایک دم سب کے سب مر جائیں گے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ سے کب اُتریں گے؟

جواب: جب یاجوج وماجوج سب مر جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ہمراہ پہاڑ سے اتریں گے۔ چالیس برس تک آپ دنیا میں رہیں گے، نکاح کریں گے، آپ کی اولاد ہوگی اور وفات کے بعد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضہ انور میں دفن ہوں گے۔

سوال: دابۃ الارض کیا چیز ہوگی؟

جواب: دابۃ الارض ایک جانور ہوگا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک کالا داغ لگائے گا جو کبھی نہ مٹے گا۔

سوال: خوشبودار ٹھنڈی ہوا کب چلے گی اور اس سے کیا ہوگا؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے بعد جب قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے تب وہ ہوا چلے گی۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ سب مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی، اللہ کہنے والا کوئی نہ بچے گا، کافر ہی کافر دنیا میں رہ جائیں گے، چالیس برس تک ان کے کوئی اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا۔ تب انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

حشر کے احوال

سوال: قیامت کیسے قائم ہوگی؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام جب پہلی بار صور پھونکیں گے تو زمین و آسمان اور ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی، یہاں تک کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو زندہ فرما کر دوبار صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی ساری چیزیں موجود ہو جائیں گی، سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور اپنے اپنے نامہ اعمال کو لے کر حشر کے میدان میں جمع ہوں گے۔

سوال: حشر کا میدان کہاں قائم کیا جائے گا؟

جواب: حشر کا میدان ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

سوال: حشر کے میدان میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

جواب: حشر کے میدان میں لوگ حساب کے انتظار میں کھڑے ہوں گے، زمین تانبے کی ہوگی اور سورج ایک میل پر ہوگا۔ گرمی سے لوگوں کے بھیجے کھولتے ہوں گے، اور پسینہ اس کثرت سے نکلے گا کہ کسی کے ٹخنے تک ہوگا اور کسی کے گھٹنے تک، اور کافر کے منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔

سوال: کیا ایسی مصیبت میں ماں باپ وغیرہ کام نہیں آئیں گے؟

جواب: نہیں، کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، ماں باپ، بھائی بہن اور بیوی بچے وغیرہ سب اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔

سوال: پھر اس مصیبت سے چھٹکارا کیسے ملے گا؟

جواب: اس مصیبت سے چھٹکارے کی یہ صورت ہوگی کہ لوگ اپنا سفارشی ڈھونڈیں گے جو اس پریشانی سے نجات دلائے۔ تمام انبیائے کرام کے پاس جائیں گے لیکن کوئی سفارش کے لئے تیار نہ ہوگا تو آخر میں حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سفارش کے لئے عرض کریں گے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمائیں گے: آنَا لَهَا یعنی "میں اس کے لئے موجود ہوں" پھر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے، حکم ہوگا: يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو، جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے سے سر اٹھائیں گے اب حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ جنتی جنت میں، دوزخی دوزخ میں بھیجے جائیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چاہنے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

سوال: کیا ہمارے نبی کے علاوہ اور کوئی شفاعت نہ کر سکے گا؟

جواب: سب سے پہلے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شفاعت فرمائیں گے، اور اس کے بعد تمام انبیاء، اولیاء، شہداء اور علماء اپنے اپنے ماننے والوں کی شفاعت کریں گے۔

سوال: جو شخص شفاعت کا انکار کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: شفاعت کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔

میزان اور پل صراط

سوال: میزان کسے کہتے ہیں؟

جواب: میزان "ترازو" کو کہتے ہیں جس پر قیامت کے دن لوگوں کے اچھے برے اعمال تولے جائیں گے۔

سوال: پل صراط کیا ہے؟
جواب: جہنم کے اوپر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ایک پل ہے اس کو ''پل صراط'' کہتے ہیں۔
سوال: اس پل سے کون لوگ گزریں گے؟
جواب: اس پل سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا اس لئے کہ جنت کا یہی راستہ ہے۔
سوال: پل صراط جب بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے تو سب لوگ اس پر کیسے گزر سکیں گے؟
جواب: کفار اس پر سے نہیں گزر سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے۔ باقی لوگ اپنے اپنے مرتبے کے مطابق اس پر سے گزر جائیں گے۔ بعض لوگ بجلی کی طرح اِدھر سے اُدھر پہنچ جائیں گے۔ کوئی ہوا کی طرح اور کوئی تیز رفتار گھوڑے کی مثل پل کو پار کرلے گا۔ بعض لوگ دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح گزر جائیں گے، بعض آہستہ آہستہ، بعض گھسٹتے ہوئے اور بعض چیونٹی کی چال چلتے ہوئے گزر جائیں گے، اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔
سوال: سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟
جواب: سب سے پہلے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گزریں گے۔ پھر دیگر انبیائے کرام۔ پھر حضور کی امت پھر دوسرے انبیاے کرام کی امتیں گزریں گی۔
سوال: میزان و پل صراط کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟
جواب: میزان و پل صراط کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔

احوالِ جنت

سوال: جنت کیا چیز ہے؟
جواب: جنت ایک عالی شان مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔

سوال: جنت کیسی ہے؟

جواب: جنت ایسی ہے کہ اس کی مثل نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دِل میں اس کا خیال گزرا۔

سوال: جنت میں کتنے درجے ہیں؟

جواب: جنت میں سو درجے ہیں، اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔ اور ہر درجے کے دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز رفتار گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔

سوال: جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟

جواب: جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے اس طرح تیار کی گئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے تو دوسری چاندی کی۔ گارا مشک کا ہے اور کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت لگائے گئے ہیں۔

سوال: جنت کی اور خوبیاں بیان کیجئے؟

جواب: جنت کی خوبیاں بہت ہیں جو بیان سے باہر ہیں، ان میں سے کچھ ذکر کی جاتی ہیں:

(۱) جنت میں پانی، دودھ اور شہد وغیرہ کے دریا ہیں، جن سے نہریں نکل کر جنتیوں کے مکان پر پہنچتی ہیں اور نہروں کی زمین خالص مشک کی ہے۔

(۲) جنت کی عورتیں اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک اُجالا ہو جائے اور جنتی کا کنگن ظاہر ہو جائے تو سورج کی روشنی مٹ جائے، جیسے کہ ستاروں کی روشنی سورج سے مٹ جاتی ہے۔

(۳) جنت میں لوگ کھائیں گے پئیں گے لیکن ہر قسم کی گندگی پاخانہ، پیشاب، تھوک اور رینٹھ سے پاک ہوں گے، خوشبودار ڈکار اور پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔

(۴) جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ میوے اور کھانے ملیں گے۔ جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو جائے گا، اگر کسی چڑیا کا گوشت کھانے کو جی چاہے گا تو اسی وقت

بھنا ہوا ان کے سامنے آجائے گا اور اگر کسی چیز کے پینے کی خواہش ہوگی تو اسی چیز سے بھرا ہوا کوزہ فوراً ہاتھ میں آجائے گا۔

(۵) جنتی آپس میں ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائے گا۔

(۶) جنتی ہمیشہ تندرست رہیں گے، بیمار نہ ہوں گے، ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی نہ مریں گے، ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہ ہوں گے، اور ہمیشہ آرام سے رہیں گے، کبھی مشقت نہ اُٹھائیں گے۔

(۷) کم درجہ جنتی کے لیے اسی ہزار خدمت گزار اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔

احوالِ دوزخ

سوال: دوزخ کیا چیز ہے؟

جواب: دوزخ ایک مکان ہے جس میں کافروں، بدمذہبوں اور گناہ گار مسلمانوں کو عذاب دینے کے لیے آگ بھڑکائی گئی ہے۔

سوال: دوزخ کی آگ کیسی ہے؟

جواب: دوزخ کی آگ پہلے ہزار برس جلائی گئی تو سرخ تھی۔ پھر ہزار برس جلائی گئی تو سفید ہوئی، اور پھر ہزار برس جلائی گئی تو کالی ہوگئی اور اب اس کی آگ بالکل کالی ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔

سوال: کیا دوزخ میں اُجالا نہیں ہے؟

جواب: نہیں، دوزخ میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

سوال: دوزخ کی آگ کتنی تیز ہے؟

جواب: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے۔

سوال: دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟

جواب: خدا ہی جانے کہ دوزخ کی گہرائی کتنی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان دوزخ میں ڈالی جائے تو ستر برس میں بھی وہ تہ تک نہ پہنچے۔

سوال: دوزخیوں کو کھانے پینے کے لئے کیا ملے گا؟

جواب: دوزخیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی۔ وہ پینے کے لئے دی جائے گی اور کھانے کے لئے کانٹے دار ایسی ناگ پھنی دی جائے گی کہ اگر اس کا کچھ حصہ دنیا میں آجائے تو اس کی جلن اور بدبو سے ساری دنیا پریشان ہوجائے، مگر دوزخی مجبوراً اس کو کھائیں گے، وہ گلے میں پھنس جائے گی اور اس کو اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے تو تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کے مثل ایسا سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ پیٹ میں جاتے ہی سب آنتیں کٹ کر گر جائیں گی۔ العیاذ باللہ!

سوال: دوزخ کا کچھ حال بیان کیجئے؟

جواب: (۱) دوزخ میں ہر طرف آگ ہی آگ ہے۔ اسی کی ہر چیز آگ کی بنی ہوئی ہے، اور اس کی آگ میں اتنی تیزی ہے کہ اگر سوئی کی نوک برابر کھول دی جائے تو اس کی گرمی سے سب زمین والے مرجائیں اور اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ کانپنے لگیں یہاں تک کہ زمین میں دھنس جائیں۔

(۲) جہنم کے داروغہ کی شکل اتنی ڈراؤنی ہے کہ اگر وہ ظاہر ہوجائے تو زمین کے رہنے والے سب کے سب اس کی ہیبت سے مرجائیں۔

(۳) دوزخ میں بڑے بڑے اونٹ کے مثل سانپ اور خچروں کے برابر بچھو ہیں کہ جن کے ایک مرتبہ کاٹنے کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی۔

(۴) جہنمیوں میں جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔ جس کی گرمی سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی)

کتاب الاعمال

مسائل وضو

سوال: وضو کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے نیت کرے، پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے کے بعد کم از کم تین تین مرتبہ اوپر نیچے کے دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے نہ کہ لمبائی میں، اور اس طرح کہ پہلے دائیں جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت مانجھے، اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر گٹوں سمیت پانی ملے اور انگلیوں میں خلال کرے، پھر بائیں ہاتھ میں لوٹا لے کر دائیں ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹے تک تین بار پانی بہائے، پھر لوٹے کو دائیں ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ میں تین بار اسی طرح پانی بہائے اور خیال رکھے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ اور اگر حوض یا تالاب وغیرہ سے وضو کرتا ہو تو گٹوں تک ہاتھوں کو ملنے کے بعد پانی میں پہلے دایاں ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے اور پھر بایاں ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے، پھر تین بار کلی اس طرح کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو ہر کلی غرغرہ کے ساتھ کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈال کر اسے صاف کرے، اور سانس کی مدد سے تین بار دائیں ہاتھ سے نرم بانسوں تک پانی چڑھائے، پھر چہرے پر اچھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے اوپر کچھ سر کے حصہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہر ہر حصے پر پانی بہہ جائے۔

پھر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پانی مل کر پہلے دائیں ہاتھ اور پھر بائیں ہاتھ پر ناخن سے شروع کر کے کہنیوں کے اوپر تک بال اور ہر حصہ کھال پر تین بار پانی بہائے، پھر سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلیاں چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی کے بال اُگنے کی جگہ پر رکھے اور سر کے اوپری حصہ پر گدی

تک انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرتا ہوا لے جائے اور ہتھلیاں سر سے جدا رہیں، پھر ہتھیلیوں سے سر کی دونوں کروٹوں کا مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائے۔ یا تین تین انگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر جمائے ہوئے گدی تک کھینچتا ہوا لے جائے، اور بس۔ پھر اس کے بعد کلمہ کی انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے باہری حصہ کا مسح کرے اور ہاتھ کی الٹی طرف سے گردن کا مسح کرے، پھر پاؤں پر ٹخنوں سمیت پانی ملے اور پہلے دائیں پاؤں پھر بائیں پاؤں پر انگلیوں کی طرف سے ٹخنوں کے اوپر تک ہر بال اور ہر حصہ کھال پر تین تین بار پانی بہائے اور انگلیوں میں خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اس طرح کرے کہ دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور ہر عضو دھوتے وقت درود شریف پڑھتا رہے کہ افضل ہے۔

سوال: آپ کے بیان کے مطابق وضو کرنے کے لیے اتنا پانی نہ ملے تو کیا کرے؟

جواب: اگر اتنا پانی نہ ہو کہ ہر عضو پر تین تین بار بہایا جا سکے تو دو بار بہائے۔ اور اگر دو دو بار بہانے کے لیے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار بہائے اور اگر اتنا بھی پانی نہ ہو کہ منہ، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں ایک ایک بار دھو سکے تو اب تیمّم کر کے نماز پڑھے۔

سوال: کسی چیز کے دھونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کسی چیز کے دھونے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کے ہر ہر حصہ پر پانی گزر جائے اس کو تیل کی طرح ملنا اور صرف بھگونا کافی نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں:

(۱) منہ دھونا شروع پیشانی یعنی بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اس طرح دھوئے کہ ذرہ برابر کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے، یہاں تک کہ کیل اور بلاق کا سوراخ اگر تنگ ہو تو ان کو نکال کر پانی بہانا فرض ہے، اور اگر

سوراخ کشادہ ہو کہ پانی بہنے میں رکاوٹ نہ ہو تو بغیر نکالے پانی بہانا کافی ہے۔

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا یعنی ناخن کے سرے سے کہنیوں تک اس طرح دھونا کہ بال کی نوک برابر کوئی حصہ پانی گزرنے سے نہ رہ جائے، ورنہ وضو نہ ہوگا حتیٰ کہ انگوٹھیاں اور کنگن وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے، اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا اس طرح کہ ناخن کے سرے سے ٹخنوں تک کوئی حصہ سوئی کی نوک برابر پانی بہنے سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

تیمّم کے مسائل

سوال: تیمّم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے تیمّم کی نیت کرے، پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے زمین پر مارے، اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لے، پھر اس سے سارے منہ کا مسح کرے، پھر دوبارہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے کہنیوں سمیت ملے، تیمّم ہو جائے گا۔

سوال: تیمّم کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب: نیت کے معنی "ارادہ کرنا" ہیں۔ جب تیمّم کرنے لگے تو ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔ بس یہ ارادہ کر لینا ہی تیمّم کی نیت ہے۔

سوال: کیا نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے؟

جواب: نہیں، نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں، ہاں کہہ لے تو بہتر ہے۔

سوال: زبان سے نیت کرے تو کیا کہے؟

جواب: یوں کہے: نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی

سوال: کیا تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے؟

جواب: نہیں تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

سوال: تیمّم کا یہ طریقہ وضو کے لئے ہے یا غسل کے لئے؟

جواب: تیمّم کا یہی طریقہ وضو اور غسل دونوں کے لئے ہے۔

سوال: تیمّم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: تیمّم میں تین باتیں فرض ہیں:

(۱) نیت کرنا۔

(۲) پورے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ چھوٹنے نہ پائے، اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی ہو تیمّم نہ ہوگا۔

(۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا، اس میں بھی خیال رہے کہ ہاتھوں کا کوئی حصہ ذرہ برابر باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمّم نہ ہوگا، اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اتار کر اس کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے اور عورت اگر چوڑی یا زیور پہنے ہو تو اسے ہٹا کر ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔

سوال: کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی، پتھر، ریت، ملتانی مٹی، گیرو، کچی یا پکی اینٹ، مٹی اور اینٹ پتھر یا چونے کی دیواروں سے تیمّم کرنا جائز ہے، موتی اور سیپ کے چونے سے تیمّم کرنا جائز نہیں۔

سوال: اور کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز نہیں؟

جواب: سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، لکڑی، المونیم، جست، کپڑا، راکھ، چاول، گیہوں اور ہر قسم کے غلوں سے تیمّم کرنا ناجائز ہے، یعنی جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہوتی ہیں ان چیزوں سے تیمّم کرنا جائز نہیں۔

سوال: تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

جواب: جب پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمّم کرنا جائز ہے۔

سوال: پانی پر قدرت نہ ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب: پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں یہ ہیں کہ:

(۱) ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو، یا

(۲) ایسے مقام پر موجود ہو کر وہاں چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ کلومیٹر تک پانی کا پتہ نہ ہو۔

(۳) یا اتنی سردی ہو کر پانی کے استعمال سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔

(۴) یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں پاتا ہے۔

اس کے علاوہ پانی پر قدرت نہ ہونے کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن کو بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: اگر پانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی، پھر وقت کے اندر پانی پر قدرت ہوگئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ادا ہوگئی، اب اُسے لوٹانے کی حاجت نہیں، البتہ تیمم ٹوٹ گیا۔

سوال: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے علاوہ پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کی باقی شرائط

سوال: کپڑوں کے پاک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے بدن پر جو کپڑے ہوں جیسے: کرتا، پاجامہ، ٹوپی، عمامہ اور شیر ذانی وغیر ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی:

(۱) اگر ان میں سے کسی ایک پر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور جان بوجھ کر پڑھ لی تو گنہگار بھی ہوا۔

(۲) اور نجاست غلیظہ ایک درہم کے سائز کے برابر لگ جائے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا

واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا۔

(۳) اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم لگی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی، ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

سوال: اگر نجاست خفیفہ لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے، مثلاً:

(۱) دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے۔ یا

(۲) آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے۔ یا

(۳) ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم لگی ہے تو معاف ہے۔

اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

سوال: نجاست غلیظہ کیا چیزیں ہیں؟

جواب: انسان کے بدن سے ایسی چیز نکلے کہ اس سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہو تو وہ نجاست غلیظہ ہے۔ جیسے:

(۱) پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، دُکھتی آنکھ کا پانی وغیرہ۔

(۲) اور حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی اور سور وغیرہ کا پاخانہ، پیشاب۔

(۳) اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی۔

(۴) مرغی اور بطخ کی بیٹ، ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے وغیرہ درندے چوپایوں کا لعاب، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(۵) اور دودھ پیتا لڑکا ہو یا لڑکی ان کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔

سوال: نجاست خفیفہ کیا چیزیں ہیں؟

جواب: (۱) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، بھیڑ وغیرہ ان کا پیشاب۔ (۲) نیز گھوڑے کا پیشاب، (۳) جس پرند کا گوشت حرام ہو جیسے کوا، چیل، شکرا، باز اور بہری وغیرہ کی بیٹ، یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال: اگر کپڑے میں نجاست لگ جائے تو کتنی بار دھونے سے پاک ہوگا؟

جواب: (۱) اگر نجاست دل دار ہے جیسے پاخانہ اور گوبر وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔

(۲) اگر بار بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

(۳) اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔

(۴) اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا بہتر ہے۔

(۵) اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

سوال: نماز کی تیسری شرط ''جگہ پاک ہونے'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جگہ پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدے کی جگہ پاک ہو، ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی چوتھی شرط ''ستر عورت'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والا اگر مرد ہو تو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپائے اور عورت سوائے ٹخنے سے نیچے پاؤں، منہ اور دونوں ہتھیلیوں کے تمام بدن ڈھانکے ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی پانچویں شرط ''وقت ہونے'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کے لئے وقت شرط ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اگر اس کے وقت سے پہلے پڑھی گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی چھٹی شرط ''قبلہ کی طرف منہ کرنے'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والوں کا منہ قبلہ کی طرف ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی ساتویں شرط ''نیت'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دل میں ارادہ ہو کہ فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھتا ہوں، مثلاً فجر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ اگر ایسا ارادہ نہ کیا تو فجر کے وقت پڑھنے کے باوجود فجر کی فرض نماز نہ ہوگی۔

سوال: کیا نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، زبان سے کہنا ضروری نہیں، صرف دل کا ارادہ کافی ہے اور کہہ لے تو بہتر ہے۔

مسائل اذان

سوال: اذان کہنا فرض ہے یا سنت؟

جواب: فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کے لیے اذان کہنا سنت موکدہ ہے، مگر اس کا حکم مثل واجب ہے، یعنی اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہیئے؟

جواب: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہیئے، وقت سے پہلے جائز نہیں، اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو لوٹائی جائے۔

سوال: فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور وقت بھی اذان کہی جاتی ہے؟

جواب: ہاں (۱) بچے اور مغموم کے کان میں (۲) مرگی کے مریض (۳) غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں (۴) سخت لڑائی کے دوران (۵) آگ لگنے کے وقت (۶) میت کو دفن کرنے کے بعد (۷) جن کی سرکشی کے وقت اور (۸) جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو۔ تو ان صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے۔

سوال: اذان دینے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی بلند جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کلمہ کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے اذان کے کلمات کو ٹھہر

ٹھہر کر کہے جلدی نہ کرے، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الفَلَاحُ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرے۔

سوال: اذان کے جواب کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: اذان کے جواب کا مسئلہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے تو سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الفَلَاحُ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے۔ اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔[1]

سوال: خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

سوال: تکبیر یعنی اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت کہنا بھی سنت موکدہ ہے اور اس کی تاکید اذان سے زیادہ ہے۔ اقامت میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَهَااللّٰہُ وَاَدَامَهَا کہے۔

سوال: کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے دوسرا نہ کہے؟

جواب: ہاں اذان کہنے والا ہی اقامت کہے، اس کی اجازت کے بغیر دوسرا نہ کہے، اگر بغیر اجازت دوسرے نے اقامت کہی اور اذان دینے والے کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

سوال: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا مکروہ و منع ہے۔ لہٰذا اس وقت بیٹھے رہیں۔ جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تو اُٹھیں۔

سوال: اذان و اقامت کے درمیان صلوٰۃ پڑھنا کیسا ہے؟

---

(۱) اس عمل کو "اجابت اذان" کہتے ہیں، اجابت کا مطلب ہے: "سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے۔ اشھدان محمدارسول اللہ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پہلی مرتبہ صلی اللہ علیك یارسول اللہ کہے اور دوسری مرتبہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے قرۃ عینی بك یارسول اللہ اللھم متعنی بالسمع والبصر کہے یہ سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک سنت ہے۔ جو ایسا کرے گا۔

جواب: صلوٰۃ پڑھنا یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُولَ اللّٰہ کہنا جائز و مستحسن ہے۔اس صلوٰۃ کا نام اصطلاح شرع میں تثویب ہے، اور تثویب نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کے لیے مستحسن ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ رہے، پھر دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں، اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔پھر نیت کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ دائیں ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو، اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر ہوں اور انگوٹھا چھنگلیا کلائی کے اغل بغل، پھر ثنا پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُكَ ٥ ''پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''

پھر تعوذ یعنی: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط اور تسمیہ یعنی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے، پھر آہستہ سے آمین کہے۔اس کے بعد کوئی سورت یا کم سے کم تین چھوٹی آیتیں پڑھے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے، اور اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں۔نہ اس طرح کہ سب انگلیاں ایک طرح ہوں، اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا ایک طرف، اور پیٹھ بچھی ہوئی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نیچا نہ ہو۔اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔اور اگر اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ کہے، پھر اَللّٰہُ

اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پھر پیشانی رکھے، نہ اس طرح کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے، سجدہ کی حالت میں بازوؤں کو کروٹوں (پہلوؤں) سے الگ رکھے، اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔ اور انگلیاں قبلہ رخ کو ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے، ہاتھ اور دایاں قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے، اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہو سجدہ میں جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط پڑھ کر الحمد اور کوئی سورت پڑھے۔ پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدہ کرنے کے بعد دایاں قدم کھڑا کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ○ اَشْهَدُاَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○

”تمام قولی عبادتیں، تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت نازل ہو اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تشہد پڑھتے ہوئے جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے، اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اُٹھائے مگر اس کو نہ ہلائے اور کلمہ اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔

اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اُٹھ کھڑا ہو، اور پہلے کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت پڑھے، مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥

''اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی، سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔''

پھر دعاے ماثورہ پڑھے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ٥ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ٥

''اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما، اے ہمارے پروردگار! مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے اہل ایمان کو بخش دے اس روز جب کہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔''

یا یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥

''اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا، اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، چنانچہ اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی

بخشنے والا مہربان ہے۔“

یا پھر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

”اے اللہ! تو بخش دے مجھے کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا، اور تمام مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کو، زندہ ہوں اور جو مر گئے، بے شک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے، اپنی رحمت کے صدقے میں۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔“

پھر اس کے بعد دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه کہے۔ پھر بائیں طرف بھی اسی طرح کہے۔ اب نماز پوری ہوگئی۔ نماز کے بعد اپنے دین ودنیا کو بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے۔

سوال: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اسی طرح نماز پڑھے گا، یا اس کے لئے کچھ اور حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ تعوذ وتسمیہ نہ پڑھے، اور قرأت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے، اور رکوع سے کھڑے ہونے کے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بھی نہ کہے۔ باقی سب دُعائیں اسی طرح پڑھے جیسا کہ بتایا گیا ہے۔

شرعی اصطلاحات کا تعارف

سوال: فرض کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ ہے، اور جس عبادت کے اندر وہ ہو اس کے بغیر وہ عبادت درست ہی نہ ہو۔[1]

سوال: واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: واجب وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے، اور نماز میں چھوڑنے سے

---

[1] ہر فرض پہلے سنت ہے، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے خود وہ فعل کر کے بتلایا۔

نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم۔ اس کا ایک بار قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا گناہ کبیرہ۔

سوال: سنت موکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت موکدہ وہ فعل ہے کہ جس کا چھوڑنا برا اور کرنا ثواب ہے، اور اتفاقاً چھوڑنے پر عتاب اور چھوڑنے کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب۔ [1]

سوال: سنت غیر موکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت غیر موکدہ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو، باعث عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہو۔ [2]

سوال: مستحب کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستحب وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہیں۔

سوال: مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباح وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

سوال: حرام کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرام وہ فعل ہے کہ جس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر کرنا سخت گناہ ہو اور اس سے بچنا فرض اور ثواب ہو۔

سوال: مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکروہ تحریمی وہ فعل ہے کہ جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے، اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے۔

سوال: مکروہ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہ ہو۔ اور اس سے بچنا بہتر

---

[1] وہ عمل جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متواتر کیا کبھی ترک نہ کیا، وہ سنت موکدہ ہے۔

[2] وہ عمل جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متواتر نہ کیا، کبھی کبھار اسے موقف فرما دیا، وہ سنت غیر موکدہ ہے

اور ثواب ہے۔

سوال: خلاف اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلاف اولیٰ وہ فعل ہے جس کا نہ کرنا بہتر اولیٰ اور کرنے میں کوئی مضائقہ اور عتاب نہیں۔

نماز کے فرائض

سوال: نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں:

(۱) قیام (۲) قرأت (۳) رکوع (۴) سجدہ (۵) قعدہ اخیر (۶) خروج بصنعہ۔

سوال: قیام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیام کا مطلب ہے "کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا"

سوال: عورتیں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں، ان کی قضا پڑھیں اور توبہ کریں۔

سوال: کیا نفل نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری نہیں، بغیر عذر بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

سوال: قرأت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قرأت کا مطلب ہے "قرآن مجید پڑھنا"

سوال: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے، اور پوری سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور فرض کی پہلی دو رکعتوں میں، اور وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی

سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کن نمازوں میں قرآن مجید (بلند آواز) سے پڑھنا چاہیئے؟

جواب: (۱) نماز مغرب اور عشار کی پہلی دو رکعتوں میں۔ (۲) نماز فجر، جمعہ اور نماز عیدالفطر و بقرعید کی دونوں رکعتوں میں۔ (۳) ماہِ رمضان کے وتر اور تراویح کی نمازوں میں امام کو قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔

سوال: کن نمازوں میں قرآن مجید آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیئے؟

جواب: (۱) نماز ظہر اور عصر کی چاروں رکعتوں میں۔ (۲) نماز مغرب کی تیسری رکعت اور عشار کی آخری دو رکعتوں میں۔ امام اور منفرد سب کو قرآن مجید آہستہ پڑھنا چاہیے اور منفرد کو وتر میں بھی آہستہ پڑھنا چاہیے۔

سوال: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب: بلند آواز سے پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ پاس والے سن سکیں۔

سوال: قرآن مجید آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سنے، اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نے نہ سنا تو نماز نہ ہوئی۔

سوال: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے اور سر پیٹھ کے برابر رکھے اونچا نیچا نہ رکھے۔

سوال: سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: پیشانی زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے، اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے۔ اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی، بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔

سوال: سجدہ کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین پر پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے، اور بازوؤں کو کروٹوں (پہلوؤں) اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھے، اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمائے۔

سوال: اگر سجدہ میں ناک ہڈی تک نہ دبی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت)

سوال: قعدہ اخیرہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اَلتَّحِيَّاتُ سے وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

سوال: خروج بصنعہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قعدۂ اخیرہ کے بعد قصداً منافی نماز کوئی کام، سلام وغیرہ کرنے کو خروج بصنعہ کہتے ہیں۔ لیکن سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات

سوال: نماز میں جو چیزیں واجب ہیں انہیں بتائیے؟

جواب: نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہونا،

(۲) اَلْحَمْدُ پڑھنا۔

(۳) فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ کوئی سورت یا تین چھوٹی آیتیں ملانا۔

(۴) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔

(۵) اَلْحَمْدُ کا سورت سے پہلے ہونا۔

(۶) ہر رکعت میں سورت سے پہلے اَلْحَمْدُ ایک ہی بار پڑھنا۔
(۷) قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا۔
(۸) سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا۔
(۹) تعدیل ارکان، قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔
(۱۰) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔
(۱۱) قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔
(۱۲) ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا۔
(۱۳) لفظ اَلسَّلَامُ دو بار کہنا۔
(۱۴) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔
(۱۵) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔
(۱۶) عیدین کی چھ زائد تکبیریں۔
(۱۷) عیدین کی دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر۔
(۱۸) ہر جہری نماز میں امام کا جہر (یعنی بلند آواز) سے قرأت کرنا۔
(۱۹) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔
(۲۰) ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا۔
(۲۱) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔
(۲۲) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ ہونا۔
(۲۳) آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔
(۲۴) سہو ہو تو سجدہ سہو کرنا۔
(۲۵) دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔
(۲۶) امام جب قرأت کرے خواہ بلند آواز سے یا آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔
(۲۷) قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

(۲۸) فرائض اور واجبات کے علاوہ باقی باتیں سنت یا مستحب ہیں جن کو بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

سوال: کن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: (۱) کلام کرنے سے خواہ عمداً ہو یا خطاً یا سہواً، اپنی خوشی سے بات کرے یا کسی کے مجبور کرنے پر، بہر صورت نماز جاتی رہے گی۔

(۲) زبان سے کسی کو سلام کرے، عمداً یا سہواً، نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

(۳) کسی کی چھینک کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا۔

(۴) یا خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا۔

(۵) تعجب خیز خبر سن کر جواب میں سُبْحَانَ اللّٰه کہنا۔

(۶) بری خبر سن کر جواب میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا۔

ان تمام صورتوں میں نماز جاتی رہے گی لیکن اگر خود اسی کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ چپ رہے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں۔

(۷) نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے علاوہ دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

(۸) اس طرح اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

(۹) غلط لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے۔

(۱۰) اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی الف کو کھینچ کر آللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا یا آكْبَرُ یا اَكْبَارُ کہنا نماز کو برباد کر دیتا ہے۔

(۱۱) نَسْتَعِيْنُ کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِيْنُ پڑھنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔

(۱۲) اَنْعَمْتَ کی ت کو زبر کی بجائے زیر اَنْعَمْتِ یا پیش اَنْعَمْتُ پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱۳) آہ، اُوہ، اُف، تف، درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہے گی، لیکن اگر مریض کی زبان سے بے اختیار آہ یا اوہ نکلے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اسی طرح چھینک، کھانسی، جماہی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔

(۱۴) دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہوگئی۔

(۱۵) عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی، اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔

(۱۶) نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت۔ البتہ گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔[۱]

سوال: کیا دائیں پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: نہیں ٹوٹے گی، اور عوام میں جو مشہور ہے کہ ''دائیں پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی'' غلط ہے۔

نماز کے مکروہات

سوال: نماز کے اندر جو باتیں مکروہ ہیں انہیں بیان فرمائیں؟

جواب: (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔

(۲) کپڑے سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا۔

(۳) کپڑا لٹکانا یعنی سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکے ہوں۔

(۴) کسی آستین کا آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہونا۔

(۵) دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا۔

---

[۱] ایک اور مقام پر ہے کہ نمازی کے سلام پھیرنے کا چالیس برس تک انتظار کرتا۔

(۶) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا ریاح کے غلبہ کے وقت نماز پڑھنا۔

(۷) مرد کو جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۸) کنکریاں ہٹانا مگر جس وقت کہ پورے طور پر سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے، اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہو تو ہٹانا واجب ہے اگر ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے تو مکروہ ہے۔

(۹) انگلیاں چٹخانا۔ (۱۰) انگلیوں کی قینچی باندھنا۔

(۱۱) کمر پر ہاتھ رکھنا۔ (۱۲) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا۔

(۱۳) آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا۔

(۱۴) تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا۔

(۱۵) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا۔ (۱۶) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔

(۱۷) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو۔

(۱۸) پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو۔

(۱۹) ناک اور منہ کو چھپانا۔ (۲۰) بے ضروریات کھنکار نکالنا۔

(۲۱) بالقصد جماہی لینا اور خود آئے تو حرج نہیں۔

(۲۲) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا۔

(۲۳) تصویر کا نماز کے سر پر یعنی چھت میں ہونا، یا معلق ہونا، یا سجدہ کی جگہ میں ہونا کہ اس پر سجدہ واقع ہو۔

(۲۴) نمازی کے آگے یا دائیں یا بائیں یا پیچھے تصویر کا ہونا، جب کہ معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو۔

(۲۵) قرآن مجید اُلٹا پڑھنا۔

(۲۶) کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ کو سیدھی نہ کرنا، یا قومہ اور جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔

(۲۷) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا۔

(۲۸) قرأت کو رکوع میں ختم کرنا۔

(۲۹) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا، یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: اگر نماز میں غلطی سے کوئی مکروہ تحریمی کام ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز میں کوئی مکروہ تحریمی ہو جائے تو ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

اسلامی آداب

- کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔
- صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں نہ دھوئے کہ سنت ادا نہ ہوگی۔
- کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھنا منع ہے۔
- کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔
- کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دُھلائے جائیں اور کھانے کے بعد بوڑھوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں، اس کے بعد جوانوں کے۔
- یہی حکم علماء مشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔
- بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں اور روٹی پر کوئی چیز نہ رکھیں، ہاں اگر کاغذ میں نمک ہو تو اُسے رکھ سکتے ہیں۔
- ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں۔
- ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔
- بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک لے کر کھانا مکروہ ہے۔

- کھانا دائیں ہاتھ سے کھائیں، بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔
- کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے۔
- کھانے کے وقت چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے، مگر بیہودہ باتیں نہ بکے بلکہ اچھی باتیں کرے۔
- کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے، ان میں جوٹھا نہ لگا رہنے دے۔ اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔
- کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اس پر کریں۔ اس سے بہت سی بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔
- کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط
- پانی بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے پیئے اور تین سانس میں پیئے، ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لے۔
- پہلے اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے، کھڑے ہو کر پانی ہرگز نہ پیئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔
- پانی کو چوس کر پیئے، غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔
- جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔

آج کل یہ تہذیب نکلی ہے کہ پینے کے بعد گلاس میں جو پانی بچا اسے پھینک دیتے ہیں، یہ اسراف و گناہ ہے۔

- صراحی میں منہ لگا کر پینا منع ہے، اس لئے کہ ہوسکتا ہے کوئی نقصان دہ چیز اس کے حلق میں چلی جائے۔

❁ اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینا منع ہے مگر جب کہ دیکھ لیا ہو کہ اس میں کوئی چیز نہیں ہے تو حرج نہیں۔

❁ مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور کچھ دیر دائیں کروٹ پر دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے، پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔

❁ پیٹ کے بل نہ لیٹے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اور پاؤں رکھ کر چت لیٹنا منع ہے جب کہ لنگی پہنے ہو، اور ایک پاؤں کھڑا ہو کہ اس طرح بے ستری کا اندیشہ ہے۔

❁ اگر پاجامہ پہنے ہو یا پاؤں کو پھیلا کر ایک دوسرے پر رکھے تو حرج نہیں۔

❁ ایسی چھت پر سونا منع ہے کہ جس پر گرنے سے کوئی روک یعنی منڈیر نہ ہو۔

❁ لڑکا جب دس سال کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے، بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔

❁ ہمارے ملک میں شمال جانب پاؤں پھیلا کر سونا بلاشبہ جائز ہے اسے ناجائز سمجھنا غلطی ہے۔

❁ اور جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط

محفل میلاد شریف

میلاد شریف یعنی حضور سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت اقدس کو بیان کرنے کے لیے محفل منعقد کرنا۔ اس میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فضائل ومعجزات وغیرہ کا بھی ذکر کرنا جائز و مستحسن ہے۔ اسے ناجائز و بدعت کہنا گمراہی و بدمذہبی ہے اور اس محفل میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اور پھر شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے، اسی طرح محرم میں مجلس منعقد کرنا اور کربلا کے واقعات معتبر کتابوں سے

بیان کرنا بھی جائز ہے، موضوع اور گھڑی ہوئی روایتوں کو بیان کرنا جائز نہیں کہ مجلس محرم ہو یا محفل میلاد، موضوع روایتوں کے بیان کرنے سے خیر و برکت کے بجائے گناہ ہوتا ہے۔

محفل میلاد اور دوسری مبارک محفلوں میں ضرور شریک ہونا چاہیئے کہ باعث خیر و برکت اور ثواب ہے۔ جب ایسی محفلوں میں جائے تو ننگے بدن اور ننگے سر نہ جائے یہ ادب کے خلاف ہے، بلکہ ٹوپی اور کرتا پہن کر جائے اور ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ اگر کچھ مل جائے تو لے لے ورنہ خاموشی کے ساتھ اُٹھ کر چلا آئے۔

قبروں کی زیارت

قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔ کم سے کم ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ، ہفتہ، پیر یا جمعرات کو جانا بہتر ہے۔ اور شب برات و شب قدر وغیرہ متبرک راتوں میں زیارت کے لئے جانا بھی افضل ہے۔ اس طرح عید الفطر و بقر عید کے دن بھی بہتر ہے، اولیاے کرام کے مزارات مقدسہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، اسے شرک و کفر کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بد مذہبی ہے۔

قبروں کی زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہوا اور یہ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ط

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے، پھر جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے۔ کم سے کم چاروں قل سورۃ فاتحہ الم سے مفلحون تک پڑھے۔ پھر آخر میں تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر یوں دُعا کرے:

''یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب'' اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہ ''اس کھانا یا شیرینی کا ثواب میری جانب سے حضور سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو نذر پہنچا دے۔ پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ اور تمام اولیا وعلما کو عطا فرما۔''

(پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصال ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت سے لے مثلاً یوں کہے کہ) ''خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کو نذر پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔''

اور کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے: کہ ''خصوصاً ہمارے والد، والدہ یا دادا، دادی یا نانا، نانی کی روح کو ثواب پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب پہنچا دے۔''

آمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁

❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ
حصہ سوم
مسلم کتابوی داتادربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605
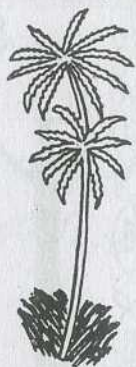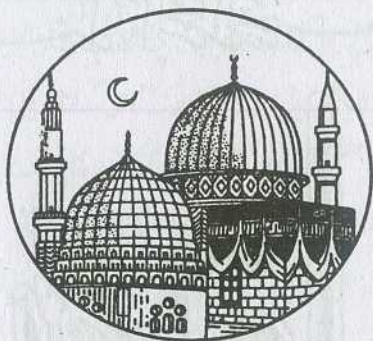
عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دلِ آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

اللہ تعالیٰ

سوال: اللہ کسے کہتے ہیں؟
سوال: اللہ اس ذات واجب الوجود کا نام ہے جو قدیم، ازلی، ابدی ہے اور تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔
سوال: واجب الوجود کے کیا معنی ہیں؟
جواب: واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا موجود ہونا واجب یعنی ضروری ہے اور وہ خود بخود موجود ہو، اپنے وجود کے لیے کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری چیز واجب الوجود نہیں، اس لئے کہ دوسری چیزیں اپنے وجود کے لئے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔
سوال: قدیم کے کیا معنی ہیں؟
جواب: قدیم اس ذات کو کہتے ہیں جو ازلی اور ابدی ہو یعنی جس کے وجود کی ابتدا اور انتہا نہ ہو جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔
سوال: ''اللہ تعالیٰ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے'' اس کا مطلب کیا ہے؟
جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ کمال وخوبی کی ہر صفت اللہ تعالیٰ میں موجود ہے۔
سوال: کیا اللہ تعالیٰ میں جھوٹ اور ظلم جیسی باتیں بھی پائی جاتی ہیں؟
جواب: نہیں، ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ، ظلم، جہالت، خیانت، دغا اور بے حیائی وغیرہ تمام عیوب سے پاک ہے۔ اس کے لئے اس قسم کی باتیں قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ پر قدرت ہے کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے، یا محال کو ممکن ٹھہرانا اور اللہ کو عیبی بتانا بلکہ اللہ سے انکار کرنا ہے۔
سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کیا کیا ہیں؟
جواب: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام اور علم وغیرہ۔

سوال: صفت ''حیات'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حیات کا مطلب ہے: ''زندگی''، یعنی اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اس کے لیے زندگی کی صفت ثابت ہے مگر وہ خود بخود زندہ ہے، اپنی زندگی کے لئے کسی کا محتاج نہیں جب کہ دوسری چیزیں اپنی زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

سوال: قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدرت کے معنی ''طاقت وقوت'' کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالم کو پیدا کرنے، انہیں قائم رکھنے، پھر فنا کرنے اور پھر انہیں وجود میں لانے کی طاقت وقوت رکھتا ہے۔

سوال: سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا ہے اور باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے۔ اس کے دیکھنے اور سننے میں دور و نزدیک اور اُجالے اندھیرے کا کوئی فرق نہیں اور کلام فرماتا ہے یعنی بولتا اور بات کرتا ہے لیکن اس کا سننا، دیکھنا اور کلام کرنا کان، آنکھ اور زبان سے نہیں کہ یہ چیزیں جسم ہیں، اور وہ جسم سے پاک ہے۔

سوال: صفت علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا، یعنی اللہ تعالیٰ ہر موجود و معدوم کا جاننے والا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں، اسے ذرہ ذرہ کا علم ہے۔ وہ دلوں کے خیالات اور وسوسوں کو جانتا ہے۔ اس کے لئے علم کی کوئی انتہا نہیں اور علم ذاتی اسی کا خاصہ ہے۔ جو شخص علم غیب یا علم شہادت غیر خدا کے لئے ذاتی طور پر مانے وہ کافر ہے۔ ذاتی کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے دیئے بغیر خود حاصل ہو۔

سوال: مذکورہ بالا صفتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور بھی صفتیں ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں، ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں جیسے: پیدا کرنا، مارنا، جلانا، (زندگی دینا) روزی دینا اور عزت وذلت دینا وغیرہ۔ اس کی کسی صفت میں کمی بیشی یا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ کی صفتیں بھی قدیم ہیں؟
جواب: ہاں جس طرح اس کی ذات قدیم ہے۔ اس کی صفتیں بھی قدیم ہیں۔ باقی اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

نبی، بشر، وحی

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟
جواب: نبی کے معنی ہیں: ''غیب کی خبریں دینے والا'' اور شرع کی اصطلاح میں نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہے۔

سوال: بشر کے معنی کیا ہیں؟
جواب: بشر کے معنی ہیں: انسان یعنی نبی انسان ہوتا ہے، جن اور فرشتہ نہیں ہوتا۔

سوال: کیا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز ہے؟
جواب: نبی کو اپنے مثل بشر کہنا ان کی شان گھٹانا ہے۔ اس لئے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو ان کے زمانے کے کفار اپنے مثل بشر کہا کرتے تھے جیسا کہ

(۱) پارہ ۱۲ رکوع ۳ میں ہے: فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی ''حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ہی مثل بشر سمجھتے ہیں۔''

(۲) پارہ ۱۳ رکوع ۱۴ میں ہے: قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی ''کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔''

(۳) اور پارہ ۱۹ رکوع ۱۲ میں ہے: مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی ''کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔''

(۴) اور پارہ ۱۹ رکوع ۱۴ میں ہے: مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی ''کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔''

لہٰذا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

سوال: وحی کے معنی کیا ہیں؟

جواب: وحی کے معنی ہیں: پیغام دینا، دِل میں ڈالنا اور خفیہ بات کرنا وغیرہ ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئی طرح وحی آئی۔

(۱) کبھی اللہ تعالیٰ نے خود براہ راست خطاب فرمایا، جیسے کہ معراج کی رات میں۔

(۲) کبھی کلام الٰہی فرشتہ لے کر نازل ہوا جیسے کہ قرآن اترا۔ اور

(۳) کبھی کسی اور طرح مطالب احکام قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے۔ جس کی روشنی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کی بے شمار باتوں کی تفصیل بیان فرمائی اور قرآن حکیم کے اجمال وابہام کی تشریح فرمائی۔

سوال: کیا ہم ہندوؤں کے پیشواؤں کو نبی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: کسی شخص کو نبی کہنے کے لئے قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیئے، اور ہندوؤں کے پیشواؤں کے بارے میں نبی ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے انہیں نبی نہیں کہہ سکتے۔

سوال: حضور سید عالم (ﷺ) کے بارے میں ہمیں کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ انسان وجن بلکہ ملائکہ حیوانات اور جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے۔ جس طرح انسان کے ذمہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت فرض ہے، اسی طرح ہر مخلوق پر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلمؐ) کی فرماں برداری ضروری ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، ملائکہ، انس وجن، حور وغلماں اور حیوانات وجمادات غرض تمام عالم کے لئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان ہیں۔ حضور خاتم النبیین ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم کردیا، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا، آپ تمام مخلوقات میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں۔ آپ بے مثال ہیں، آپ کا مثل محال ہے۔ مَاكَانَ وَمَايَكُوْن یعنی جو

کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا آپ کو سب باتوں کا علم ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کبریٰ سے نوازا کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ حضور (ﷺ) کی رضا چاہتا ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے معراج سے سرفراز فرمایا کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور عرش و کرسی تک بلکہ عرش سے آگے رات کے ایک خفیف حصہ میں جسم کے ساتھ تشریف لے گئے اور بغیر واسطہ اللہ تعالیٰ سے کلام فرمایا، قیامت کے دِن شفاعت کبریٰ کا مرتبہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔ شفاعت کبریٰ کے علاوہ آپ کئی طرح شفاعت فرمائیں گے:

(۱) کسی کو جہنم سے بچائیں گے۔ (۲) کسی کو جہنم سے نکالیں گے۔

(۳) کسی کے درجات بلند فرمائیں گے۔

شفاعت کی جملہ اقسام کی تفصیلات جاننے کے لیے ہماری کتاب ''انوار الحدیث'' مطالعہ فرمائیں۔

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی محبت مدار ایمان ہے بلکہ اسی محبت ہی کا نام ایمان ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کے بغیر ناممکن ہے، حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی تعظیم یعنی ان کی عظمت کا اعتقاد رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے مقام صہبار میں عصر کی فرض نماز پر حضور کی تعظیم کو مقدم رکھا، تعظیم سے مراد ہر وہ فعل ہے جس سے اظہارِ عظمت ہو اور شریعت نے اس سے منع نہ کیا ہو۔

سوال: حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے بعد انبیائے کرام میں کون لوگ بڑے مرتبہ والے ہیں؟

جواب: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بڑے مرتبہ والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام۔ ان حضرات کو مرسلین اولعزم کہا جاتا ہے۔

شرک، کفر، گناہ

سوال: گناہ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بڑے بڑے گناہوں کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔ جیسے: شرک، کفر، زنا، چوری، شراب نوشی، جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا اور زکوٰۃ نہ دینا وغیرہ۔

سوال: کیا کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا؟

جواب: شرک وکفر کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا ہے بلکہ کافر ومشرک ہو جاتا ہے، اور شرک وکفر کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں کا مرتکب مسلمان تو رہتا ہے لیکن ناقص مسلمان ہوتا ہے جسے فاسق کہتے ہیں۔

سوال: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ذات میں شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ "دو یا دو سے زیادہ اللہ ماننے" جیسے عیسائی: کہ تین خدا مان کر مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب مشرک ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: صفات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفات ثابت کرے، مثلاً سمع، بصر علم اور حیات جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بغیر کسی کے دیئے ذاتی طور پر ثابت ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے کے لئے سمع، بصر، علم اور حیات ہونا ذاتی طور ماننے کہ اللہ کے دیئے بغیر اسے یہ صفتیں خود بخود حاصل ہیں، تو

شرک ہے۔ اور اگر کسی دوسرے کے لئے عطائی طور پر مانے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ صفتیں عطا فرمائی ہیں تو شرک نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کے بارے میں فرمایا: فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (پارہ ۲۹ ررکوع ۱۹) یعنی ''ہم نے انسان کو سمیع وبصیر بنایا''

سوال: کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب ماننا شرک ہے؟

جواب: نہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں، حدیث کی مشہور ومعتمد کتاب ''بخاری شریف'' جلد اوّل صفحہ ۴۵۳ میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدائے آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک سارے حالات کی خبر دی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو مخلوقات کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کے سارے حالات کا علم ہے اور یہ علم غیب ہے۔ اور ''زرقانی'' جلد اول صفحہ ۲۰۱ میں ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ لَهٗ صِفَةً بِهَا يُدْرِكُ مَاسَيَكُوْنُ فِى الْغَيْبِ یعنی نبی کے لئے ایک ایسی صفت ہوتی ہے کہ جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیا کرتے ہیں۔

سوال: کیا انبیا، اولیا، کو نفع ونقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے؟

جواب: نہیں، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے انبیا واولیا، کو نفع ونقصان پہنچانے پر قدرت ہے۔ ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے دوست ودشمن کو نفع ونقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک نہیں، ہاں انبیار واولیار یا دوست ودشمن کو بطور خود نفع ونقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے۔

سوال: دوست ودشمن جن کو نفع پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ زندہ ہیں، اور انبیار واولیار جن کو نفع پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ وصال فرما چکے تو کیا اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا؟

جواب: نہیں، زندہ اور وصال کر جانے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ اس لئے کہ جو شرک ہے وہ ہر صورت میں شرک ہے اور جو چیز شرک نہیں وہ کسی بھی صورت میں شرک نہیں۔ لہٰذا دوست اور دشمن کو خدا کی دی ہوئی طاقت وقوت سے نفع ونقصان پہنچانے پر قادر

سمجھنا شرک نہیں، تو انبیاء و اولیاء کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں اور دوست و دشمن کو بطور خود نفع و نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے تو انبیاء و اولیاء کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

سوال: حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے حالات سے واقف ہیں، ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

جواب: نہیں، ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں، بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں، ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔

سوال: کسی کو دور سے پکارنا مثلاً "یارسول اللہ! یا علی مشکل کشا، یا غوث المدد کہنا" کیا یہ شرک ہے؟

جواب: نہیں، شرک نہیں ہے، نبی اور ولی بے شک ہمای پکار سنتے ہیں اور ہماری مدد فرماتے ہیں۔ [1]

سوال: بزرگانِ دین کے عرس میں جانا، ان کے مزارات پر حاضری دینا اور نذر و نیاز کرنا، کیا یہ سب باتیں شرک ہیں؟

جواب: نہیں شرک نہیں ہیں بلکہ جائز و مستحسن ہیں۔

سوال: کیا قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے؟

جواب: ہاں، قبر کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا شرک ہے اور تعظیم کی نیت سے سجدہ کرنا حرام ہے۔

سوال: قبر کو چومنے اور بوسہ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

[1] یہ اور اس قسم کے دوسرے اختلافی مسائل جاننے کے لئے "جاء الحق" از مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی کا مطالعہ فرمائیں۔

جواب: حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ چہارم، ص ۱۶۶)

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کو انکار کرنا کفر ہے۔

سوال: ضروریات دین کیا کیا ہیں؟

جواب: ضروریات دین بہت ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا۔ (۲) اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ سمجھنا۔ (۳) ظلم اور جھوٹ وغیرہ تمام عیوب سے اس کو پاک ماننا۔ (۴) اس کے ملائکہ اور اس کی تمام کتابوں کو ماننا۔ (۵) قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا۔ (۶) حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور تمام انبیائے کرام کی نبوت کو تسلیم کرنا۔ (۷) تمام انبیائے کرام کو عظمت والا جاننا۔ (۸) انہیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا۔ (۹) ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوا سے حق جاننا۔ (۱۰) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین ماننا۔ (۱۱) ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا۔ (۱۲) قیامت، حساب وکتاب، اور جنت ودوزخ کو حق ماننا۔ (۱۳) نماز، روزہ اور حج وزکوٰۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا۔ (۱۴) زنا چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا۔ (۱۵) کافر کو کافر جاننا وغیرہ۔

سوال: کسی سے شرک یا کفر ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: توبہ اور تجدید ایمان کرے۔ بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے اور مرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے۔

سوال: شرک وکفر کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ہو جائے تو معافی کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گڑگڑائے، اپنی غلطی پر نادم وپشیماں ہو۔ اور دل میں پکا عہد کرے کہ اب کبھی ایسی غلطی نہ کروں گا، صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا توبہ نہیں ہے۔

سوال: کیا ہر قسم کا گناہ توبہ سے معاف ہوسکتا ہے؟

جواب: جو گناہ کسی بندہ کی حق تلفی سے ہو مثلاً کسی کا مال غصب کرلیا، کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا، تو ان گناہوں کی معافی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس بندے کا حق واپس کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو معافی ہو سکتی ہے۔ اور جس گناہ کا تعلق کسی بندہ کی حق تلفی سے نہیں ہے، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک وہ جو صرف توبہ سے معاف ہوسکتا ہے، جیسے: شراب نوشی کا گناہ۔

(۲) دوسرے وہ جو صرف توبہ سے نہیں معاف ہوسکتا ہے جیسے: نمازوں کے نہ پڑھنے کا گناہ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وقت پر نمازوں کے ادا نہ کرنے کا جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے، اور نمازوں کی قضا پڑھے، اگر آخر عمر میں کچھ قضا رہ جائے تو ان کے فدیہ کی وصیت کر جائے۔

بدعت اور اس کی اقسام

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاح شرع میں بدعت ایسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی۔

سوال: بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بدعت کی تین قسمیں ہیں:

(۱) بدعت حسنہ (۲) بدعت سیئہ (۳) بدعت مباحہ

سوال: بدعت حسنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو بدعت قرآن وحدیث کے اصول وقواعد کے مطابق ہو اور انہیں پر قیاس کیا گیا ہو اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

اول بدعت واجبہ: جیسے قرآن وحدیث سمجھنے کے لئے علم نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقے مثلاً: خارجی، رافضی، قادیانی اور وہابی وغیرہ پر رد کے لئے دلائل قائم کرنا۔

دوم بدعت مستحبہ: جیسے مدرسوں کی تعمیر اور ہر وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا، جیسے اذان کے بعد صلوٰۃ پکارنا۔ ''درمختار باب الاذان'' میں ہے: اَلتَّسْلِیْمُ بَعْدَ الْاَذَانِ حَدَثَ فِیْ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَّاِحْدٰی وَّثَمَانِیْنَ وَهُوَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ مُلَخَّصًا'' یعنی اذان کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہُ پڑھنا ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ بدعت حسنہ ہے۔''

سوال: بدعت سیئہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قرآن وحدیث کے اصول وقواعد کے مخالف ہو اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

اول بدعت محرمہ: جیسے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری اور اہل سنت وجماعت کے خلاف نئے عقیدہ والوں کے مذاہب۔

دوم بدعت مکروہہ: جیسے جمعہ اور عیدین کا خطبہ غیر عربی میں پڑھنا۔

سوال: بدعت مباحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ چیز جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو اور جس کے کرنے نہ کرنے پر ثواب وعذاب نہ ہو اسے بدعت مباحہ کہتے ہیں جیسے: کھانے پینے میں کشادگی اختیار کرنا اور ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنا۔[1]

سوال: حدیث شریف کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے کون سی بدعت مراد ہے؟

جواب: اس حدیث شریف سے صرف ''بدعت سئیہ'' مراد ہے، اس لئے کہ اگر بدعت کی تمام قسمیں مراد لی جائیں جیسا کہ حدیث سے مفہوم ظاہر ہوتا ہے، تو فقہ، علم کلام اور صرف ونحو وغیرہ کی تدوین اور ان کا پڑھنا پڑھنا سب ضلالت وگمراہی ہو جائے گا۔

---

[1] بدعت کی تعریف اور اس کی قسموں کی تفصیل بڑی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ راقم کی کتاب ''انوار الحدیث'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: کیا بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے؟

جواب: ہاں بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔

(۱) بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کرنے کے بعد فرمایا: نِعْمَةِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی ''یہ بہت اچھی بدعت ہے۔'' (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۵)

(۲) اور جیسا کہ مسلم شریف میں ہے: عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَاوَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَامِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِ هِمْ شَئٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَاوَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَامِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَئٌ ۔ یعنی حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو شخص مذہب اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۳)

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ بھی ہوتی ہے اور سیئہ بھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ یعنی کار خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور بدعت سیئہ یعنی برے کام نکالنا گناہ کا سبب ہے۔

سوال: کیا میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا بدعت سیئہ ہے؟

جواب: میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا، اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش

کے حالات اور دیگر فضائل ومناقب بیان کرنا برکت کا باعث ہے۔ اسے بدعت سیئہ کہنا گمراہی و بد مذہبی ہے۔

سوال: کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میت کا تیجہ ہوتا تھا؟

جواب: میت کا تیجہ اور اس طرح دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ سب بعد کی ایجاد ہیں اور بدعت حسنہ ہیں۔ اس لئے کہ ان میں میت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوتی ہے، صدقہ خیرات کیا جاتا ہے اور غربا ومساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ ہاں اس موقع پر شادی کی طرح دوست واحباب اور عزیز واقارب کی دعوت کرنا ضرور بدعت سیئہ ہے۔

(فتح القدیر، جلد دوم، ص ۱۰۲)

مسائل قرأت

سوال: اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اگر سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

سوال: اگر سنت یا نفل میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد سجدہ وغیرہ میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

سوال: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو رکوع کے بعد یاد آئے تو پچھلی دو رکعتوں میں پڑھے اور سجدہ سہو کرے، اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں بھول جائے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی سورت جاتی رہی، اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

سوال: اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور سجدہ سہو کرے۔

سوال: پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی پھر اسی سورت کو دوسری رکعت میں بھول کر شروع کر دی تو کیا کرے؟

جواب: پھر وہی سورت شروع کر دی تو اسی کو پڑھے اور قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر دوسری سورت یاد نہ ہو تو حرج نہیں۔

سوال: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھی یعنی پہلی رکعت میں **قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ** اور دوسری میں **اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ** پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اُوپر کی سورت یا آیت پڑھنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے مگر بھول کر ایسا ہو تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدہ سہو۔

سوال: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: جو شروع کر چکا ہے اسی کو پوری کرے اگر چہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔
(ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: پہلی رکعت میں **اَلَمْ تَرَ کَیْفَ** اور دوسری رکعت میں **لِاِیْلٰفِ** چھوڑ کر **اَرَاَیْتَ الَّذِیْ** پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: دوسری میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا منع ہے اور بھول کر شروع کر دی تو اسی کو ختم کرے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: قرآن خوانی اور تیجے کے مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: سب لوگوں کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔ اگر چند آدمی ہوں تو حکم ہے کہ سب آہستہ پڑھیں۔

سوال: قرآن مجید پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے یا سننے میں؟

جواب: قرآن مجید سننے میں زیادہ ثواب ہے۔

سوال: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا بہت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔

سوال: بے وضو قرآن مجید چھونا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے، بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو حرج نہیں۔

سوال: اگر قرآن مجید شریف جزدان میں ہو تو بے وضو اس کا چھونا کیسا ہے؟

جواب: قرآن شریف اگر جزدان میں ہو تو بغیر وضو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں اور جزدان میں نہ ہو تو رومال اور ٹوپی سے پکڑنا جائز ہے۔ پہنے ہوئے کرتے کے دامن سے پکڑنا جائز نہیں۔ یونہی جس چادر کو اوڑھے ہوئے ہے اس سے پکڑنا بھی جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسائل جماعت و امامت

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے میں کتنا ثواب ہے؟

جواب: جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(بخاری شریف، جلد اول، ص ۸۹)

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب؟

جواب: جماعت واجب ہے، بغیر عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کا مستحق ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینے والا فاسق ہے

سوال: جماعت چھوڑنے کے عذر کیا کیا ہیں؟

جواب: اندھا یا اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا یا بیمار ہونا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، سخت بارش یا شدید کیچڑ کا حائل ہونا، آندھی یا سخت اندھیری یا سخت سردی کا ہونا اور پاخانہ یا پیشاب کی شدید حاجت ہونا، ان کے علاوہ جماعت چھوڑنے کے کچھ عذر اور بھی ہیں جو بڑی کتابوں میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

سوال: کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جو شخص جماعت میں شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے شخص کو مسبوق کہتے ہیں۔

سوال: مسبوق اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا تو باقی رکعتیں کیسے پوری کرے؟

جواب: اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو۔ پہلے ثنا اور تعوذ وتسمیہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے۔ (درمختار، بہار شریعت) پھر کوئی سورت ملائے اور رکوع وسجدہ کے بعد قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

سوال: اگر دو رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو چھوٹی ہوئی رکعتیں کیسے پڑھے؟

جواب: اگر دو رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ وتسمیہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے، اور دوسری رکعت میں تسمیہ کے بعد سورہ فاتحہ اور سورت پڑھے۔ پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔ چھوٹی ہوئی دو رکعت پڑھنے کا یہ طریقہ ظہر، عصر اور عشا کے لئے ہے، لیکن اگر مغرب میں دو رکعت چھوٹ جائیں تو حسب دستور پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے۔ پھر رکوع سجدے کے بعد قعدہ کرے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور رکوع سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

سوال: مسبوق اگر تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو باقی نماز کیسے پوری کرے؟

جواب: مسبوق اگر ظہر، عصر یا عشا میں تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی

رکعت میں ثنار، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہوکر قعدہ کرے، پھر ایک اور رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے مگر قعدہ نہ کرے، پھر تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر نماز پوری کرے۔

سوال: اگر کسی نماز باجماعت کی کل رکعت چھوٹ جائیں تو کیسے پڑھیں؟

جواب: اگر کسی نماز باجماعت کی کل رکعت چھوٹ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو اور ثنار، تعوذ و تسمیہ کے بعد جس طرح اکیلا نماز پڑھتا ہے، اسی طرح پوری نماز پڑھے۔

سوال: جب امام سلام پھیرنا شروع کرے مسبوق اسی وقت کھڑا ہو جائے یا کچھ ٹھہر کر؟

جواب: امام جب دائیں طرف کے سلام سے فارغ ہوکر بائیں طرف سلام پھیرنا شروع کرے اس وقت کھڑا ہو، اس سے پہلے نہ کھڑا ہو۔

سوال: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو

(۱) نماز وطہارت کے احکامات کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ (۲) پھر وہ شخص جو تجوید یعنی قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ (۳) اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو کہ زیادہ متقی ہو۔ (۴) اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا۔ (۵) پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ (۶) پھر زیادہ تہجد گزار۔ (۷) پھر زیادہ خوبصورت۔ (۸) پھر وہ شخص کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔

غرض یہ کہ چند آدمی برابر ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہے وہی زیادہ حقدار ہے۔

سوال: اگر امام مقرر ہے اور کوئی شخص اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا آجائے تو امامت کا حقدار کون ہے؟

جواب: جو امام مقرر ہے وہی امامت کا حقدار ہے۔

سوال: کن لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے؟

جواب: (۱) فاسق معلن جیسے: شرابی، جواری، زناکار، سودخور۔ (۲) چغل خور

(۳) داڑھی منڈانے والا یا داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا۔

ان لوگوں کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

سوال: وہابی دیو بندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وہابی، دیو بندی کے عقیدے کفری ہیں مثلاً:

(۱) ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ "جیسا علم حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہے ایسا علم بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔" جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" صفحہ ۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا: "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" (معاذ اللہ رب العالمین) [۱]

اس طرح ان کے پیشواؤں کی کتابوں میں بہت سے کفری عقیدے ہیں جنہیں وہ حق مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے، اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: کن لوگوں کو امام بنانا مکروہ ہے؟

جواب: گنوار، اندھے، ولد الزنا، نامرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والا جس کا برص ظاہر ہو، ان سب کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جب کہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو۔ اور اگر یہی مستحق امامت ہے تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (درمختار، غنیۃ، بہار شریعت)

مسائل وتر

سوال: وتر پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

جواب: وتر پڑھنا واجب ہے اور اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے؟

---

[۱] دیو بندیوں نے "حفظ الایمان" کے نئے ایڈیشن میں عبارت کچھ بدل دی ہے مگر ان کا عقیدہ اسی پرانی عبارت پر ہے۔

سوال: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ تم ''اسلامی تعلیم'' حصہ دوم میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: نماز وتر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: نماز وتر بھی اس طرح پڑھی جاتی ہے جس طرح اور نماز پڑھی جاتی ہے لیکن وتر کی تیسری رکعت میں اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھنے کے بعد کانوں تک دونوں ہاتھ لے جائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ پھر دعائے قنوت پڑھے۔ جسے اس کتاب کے پہلے حصہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اور نمازوں کی طرح رکوع اور سجدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دے۔

سوال: کیا وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے؟

جواب: ہاں وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اور بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھے۔ دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔

سوال: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

جواب: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

سوال: جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

جواب: وہ یہ دعا پڑھے: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط (فتاویٰ عالمگیری)

سوال: اگر دُعائے قنوت نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دُعائے قنوت قصدًا نہ پڑھے تو نماز وتر پھر سے پڑھے اور اگر بھول کر نہ پڑھے تو سجدہ سہو کرے۔

سوال: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ قیام کی طرف

لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرے۔

سوال: مقتدی دعائے قنوت پڑھ کر فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: مقتدی دعائے قنوت ختم کئے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔

سوال: ماہ رمضان میں جس نے عشا کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی وہ وتر جماعت سے پڑھے یا تنہا؟

جواب: ایسا شخص وتر تنہا پڑھے۔

سوال: اگر نماز وتر قضا ہو جائے تو کیا اس کا پڑھنا واجب ہے؟

جواب: ہاں وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے اگر چہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو اور جب قضا پڑھے تو اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے۔

سوال: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَاالْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں تہجد پڑھنے کے لیے نہ اُٹھا تو یہ دو رکعتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (بہار شریعت)

سنت اور نفل

سوال: کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: (۱) دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے۔ (۲) چار رکعت ظہر کے فرض سے پہلے (۳) دو رکعت ظہر فرض کے بعد۔ (۴) دو رکعت مغرب فرض کے بعد۔ (۵) دو رکعت عشا فرض کے بعد۔ (۶) چار رکعت جمعہ فرض سے پہلے اور (۷) چار رکعت جمعہ فرض کے بعد۔

یہ سب نمازیں سنت موکدہ ہیں، جن کو ''سنن الہدیٰ'' بھی کہا جاتا ہے۔

سوال: کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب: (۱) چار رکعت عصر فرض سے پہلے (۲) چار رکعت عشار فرض سے پہلے (۳) ظہر فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت (۴) اسی طرح عشار فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت (۵) مغرب کے بعد چھ رکعت صلوٰۃ الاوابین (۶) دو رکعت تحیۃ المسجد (۷) دو رکعت تحیۃ االوضو (۸) دو رکعت نماز اشراق (۹) کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت (۱۰) کم سے کم دو رکعت نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت (۱۱) نیز صلوٰۃ التسبیح (۱۲) نماز استخارہ اور (۱۳) نماز حاجت وغیرہ۔

یہ سب نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں جن کو ''سنن الزوائد'' اور کبھی مستحب بھی کہتے ہیں؟

سوال: جماعت کھڑی ہونے کے بعد کسی سنت کا شروع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کسی سنت کا شروع کرنا جائز نہیں، اگر چہ یہ جانے کہ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی، اگر چہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ صف سے دور ہٹ کر پڑھے۔

سوال: اگر فجر کی جماعت ہو رہی ہو اور جانتا ہو کہ سنت پڑھیں گے تو جماعت نہیں ملے گی، ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب: اگر جانے کہ قعدہ میں بھی جماعت نہیں ملے گی تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

سوال: اگر فجر کی سنت قضا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فجر کی سنت فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔

سوال: اگر فجر کے فرض پڑھ لئے اور سنت قضا ہو گئی تو کیا فرض کے بعد فوراً سنت پڑھ سکتا ہے؟

جواب: نہیں، فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سنت پڑھنا جائز نہیں، پڑھنا ہوتو سورج بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھے۔

سوال: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں فوت ہوگئیں اور فرض پڑھ لئے تو فرض کے بعد سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: فرض پڑھنے کے بعد اگر وقت ختم ہوگیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں، اور اگر وقت باقی ہے تو پڑھے، اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

سوال: نفل نماز کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہوتو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے اس لئے کہ بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہوکر پڑھنے میں دوگنا ثواب ہے اور وتر کے بعد جو دورکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کن وقتوں میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: (۱) طلوع و غروب اور نصف النہار، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں، نہ فرض نہ واجب اور نہ نفل۔ ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے جیسا کہ "اسلامی تعلیم" حصہ دوم میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲) طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب کے درمیان سوائے دورکعت سنت فجر کے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو وغیرہ کوئی نفل جائز نہیں۔

(۳) اور نماز عصر اور مغرب کے فرض پڑھنے کے درمیان نفل منع ہے۔

(۴) نیز خطبہ کے وقت اور نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں۔

(۵) نماز عیدین کے بعد بھی نفل مکروہ ہے، جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: جس کے ذمہ چھ یا اس سے زیادہ فرض نمازیں قضا ہیں وہ عصر یا فجر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد اپنی قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: فجر فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھ سکتا ہے اور عصر فرض کے بعد سورج زرد ہونے سے پہلے تک بعد میں نہیں پڑھ سکتا۔

مسائل تراویح

سوال: تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: تراویح مرد و عورت سب کے لیے سنت موکدہ ہے اور اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔

سوال: تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: اس کا وقت عشاء فرض کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی۔ یعنی اگر کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام وتر کے لئے کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے، پھر باقی رکعتیں ادا کرلے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے یعنی اگر تراویح پوری کرے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

سوال: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

سوال: بیس رکعت تراویح میں کیا حکمت ہے؟

جواب: بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سنتوں سے فرائض اور واجبات کی تکمیل ہوتی ہے، اور صبح سے شام تک فرض و واجب کل بیس رکعتیں ہیں تو مناسب ہوا کہ تراویح بھی بیس رکعت ہوں۔ تاکہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے، یعنی فرض و واجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں۔ (بحر الرائق، در مختار)

سوال: تراویح کی بیس رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور

ترویحہ یعنی چار رکعت پراتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

سوال: تراویح کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز تراویح سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے (مقتدی اتنا اور زیادہ کرے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

جواب: اختیار ہے چاہے چپکا بیٹھا رہے، چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھے اور عام طور سے یہ دُعا پڑھی جاتی ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ۔

سوال: تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے۔ یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلّہ کے سب لوگ گنہگار ہوئے اور اگر کچھ لوگوں نے تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھ لی تو گھر میں تراویح پڑھنے والے بھی بری الذمہ ہو گئے۔

سوال: تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینے کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے۔ اور دوبارہ ختم کرنا افضل ہے، اور تین بار ختم کرنا اور فضلیت رکھتا ہے، بشرط یہ کہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

سوال: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: بعض لوگ شروع رکعت سے شریک نہیں ہوتے بلکہ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہوجاتے ہیں، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز ہے، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ اس میں منافقین سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، بہار شریعت وغیرہ)

مسائل قضا نماز

سوال: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی عبادت کو اس کے وقت مقررہ پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔ اور وقت گزر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

سوال: کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

جواب: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت نیز ظہر و جمعہ کی پہلی سنتوں کی قضا بعض صورتوں میں سنت ہے جیسا کہ تم سنت کے بیان میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: چھوٹی ہوئی نماز کس وقت پڑھنی چاہیئے؟

جواب: چھ یا اس سے زیادہ چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، ہاں جلد پڑھنا چاہیئے، تاخیر نہیں کرنا چاہیئے، اور عمر میں جب بھی پڑھے گا، بری الذمہ ہوجائے گا لیکن سورج نکلنے، ڈوبنے اور زوال کے وقت قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔

سوال: اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو انہیں کب پڑھنا چاہیئے؟

جواب: اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازیں بالترتیب پڑھے۔ اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پہلے پڑھ لی تو نہ ہوئی۔

اس مسئلہ کی مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: اگر کوئی نماز قضا ہوجائے تو مثلاً فجر کی نماز تو نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے۔ مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح نیت کرے کہ:

''نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسی پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیئے۔

سوال: اگر مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہو جائیں تو نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر اور اگر مغرب کی پڑھنی ہو تو یوں کہے:

نیت کی میں نے تین رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر اور مغرب کی پڑھنی ہو تو یوں کہے: ''نیت کی میں نے تین رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

وقس علیٰ ھذاالبواقی۔

سوال: کیا قضا نمازوں کی رکعتیں بھی خالی اور بھری یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ اور بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: ہاں جو رکعتیں ادا میں سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ قضا میں بھی سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں۔

سوال: بعض لوگ شب قدر یا رمضان کے آخری جمعہ کو ''قضائے عمر'' کے نام سے دو یا چار رکعت پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہوگئی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خیال کہ ''عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہوگئی'' باطل ہے، تاوقتیکہ ہر ایک

نماز کی قضا الگ الگ نہ پڑھیں گے ادا نہ ہوگی۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

جواب: بیس رکعت: دو رکعت فجر، چار رکعت ظہر، چار رکعت عصر، تین رکعت مغرب، چار رکعت عشاء اور تین رکعت وتر، خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے، سنت نمازوں کی قضا نہیں۔

سوال: پانچوں وقت کی ادا نمازوں میں کچھ کمی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ٭ فجر کی نماز میں کمی نہیں ہو سکتی، البتہ اگر ٭ ظہر میں صرف چار رکعت سنت، چار رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل دس رکعت پڑھے۔ ٭ عصر میں چار رکعت فرض ادا کرے۔ ٭ مغرب میں تین رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل پانچ رکعت پڑھے۔ ٭ عشاء میں صرف چار رکعت فرض، دو رکعت سنت پھر تین رکعت وتر یعنی کل نو رکعت ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

مسائل سجدہ سہو

سوال: سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی ہیں: "بھولنا"، کبھی نماز میں بھول سے کوئی خاص خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لیے قعدہ اخیرہ میں دو سجدہ کئے جاتے ہیں ان کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدہ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات...... ورسولہ تک پڑھنے کے بعد صرف دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

سوال: کن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: جو باتیں نماز میں واجب ہیں ان میں سے کسی ایک کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، مثلاً:

(۱) فرض کے پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ (۲) یا سنت اور نفل کی کسی رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا (۳) یا الحمد سے پہلے سورت پڑھ دی۔
تو ان صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے۔

سوال: فرض اور سنت کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: فرض چھوٹ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا پھر سے پڑھنا پڑے گا اور سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین اور تکبیرات انتقال کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہو جاتی ہے مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔

سوال: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدہ سہو سے تلافی ہو گی یا نہیں؟

جواب: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدہ سہو سے اس نقصان کی تلافی نہیں ہو گی بلکہ نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہو گا۔ اسی طرح اگر بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دیا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ جائیں تو اس صورت میں بھی سہو کے وہی دو سجدے کافی ہیں۔

سوال: رکوع، سجدہ یا قعدہ میں بھول کر قرآن پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

سوال: فرض و وتر میں قعدہ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو رہا تھا کہ یاد آ گیا تو اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: اگر ابھی سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے، اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر لوٹا تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار)

سوال: اگر فرض کا قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا

ہولوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے، اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو مغرب کے علاوہ دوسری نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے تاکہ رکعت طاق نہ رہے۔

سوال: اگر سنت یا نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: سنت اور نفل کا ہر قعدہ، قعدہ اخیرہ ہے، یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔ (درمختار، بہارشریعت)

سوال: اگر قعدہ اخیرہ میں اَلتَّحِیَّاتُ.................وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور دوبارہ اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے بغیر سجدہ سہو کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

سوال: قعدہ اولیٰ میں بھول کر درود شریف بھی پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تک پڑھا یا اس سے زیادہ پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو نہیں۔

سوال: جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھ دیا یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جہری نماز میں امام نے بھول کر کم سے کم ایک آیت آہستہ پڑھ دی یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک کلمہ پڑھا تو معاف ہے اور منفرد نے سری نماز میں آیت جہر سے پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے اور جہر میں آہستہ پڑھی تو نہیں۔

سوال: قرأت وغیرہ میں کسی موقع پر ٹھہر کر سوچنے لگا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کے برابر وقفہ ہوا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

سوال: جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوا، لہٰذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو سجدہ کرے، اور تشہد وغیرہ پڑھ کر پھر سلام پھیر دے۔
(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

بیمار کی نماز

سوال: اگر بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو مرض بڑھ جائے گا، یا دیر میں اچھا ہوگا، یا چکر آتا ہے، یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا، یا بہت شدید درد نا قابل برداشت ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔

سوال: اگر کسی چیز کی ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خادم یا لاٹھی یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے، اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز ہو گی۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگر چہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہے، پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہو گی۔

سوال: بیماری کے سبب اگر رکوع وسجدہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں رکوع وسجدہ اشارہ سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔

سوال: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے، اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے، اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرے، اور رکوع وسجدہ سر جھکا کر اشارہ سے کرے، یہ افضل ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ دائیں یا بائیں کروٹ لیٹ کر منہ قبلہ کی طرف کرے۔ (درمختار)

سوال: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟

جواب: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے، پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

مسائل سجدہ تلاوت

سوال: سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں چودہ مقامات ایسے ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اسے سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: سجدہ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے بس۔ نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

سوال: اگر بیٹھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

جواب: ادا ہو جائے گا مگر مسنون یہی ہے کہ کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد پھر کھڑا ہو۔

سوال: سجدہ تلاوت کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں، مثلاً طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ اور نیت وغیرہ۔

سوال: اردو زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: اردو یا کسی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے۔

سوال: کیا آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے؟

جواب: اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں، ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔

سوال: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب ہے۔ تین آیت سے زیادہ کی تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا، اور اگر فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کر لیا تو اگر چہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، فتاویٰ عالمگیری، درمختار)

سوال: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو کئی بار پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا یا کئی سجدے؟

جواب: ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔

سوال: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا، پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو دوسرا سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: دوسرا سجدہ نہیں واجب ہوگا وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔

سوال: مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں کیا ہیں؟

جواب: دو ایک لقمہ کھانا، دو ایک گھونٹ پینا، کھڑا ہو جانا، دو ایک قدم چلنا، سلام کا جواب دینا، دو ایک بات کرنا اور مسجد یا مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کی طرف چلنا ان تمام صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی، ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے بدل جائے گی اور چلنا اور نکاح یا خرید و فروخت کرنا ان تمام صورتوں میں مجلس بدل جائے گی۔

مسافر کی نماز

سوال: مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شریعت میں مسافر وہ شخص ہے جو تین روز کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہو۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: کلومیٹر کے حساب تین روز کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: خشکی میں تین روز راہ کی مقدار تقریباً ۹۲ کلو میٹر ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص موٹر سائیکل، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ سے تین دن کی راہ تھوڑے وقت میں طے کرے تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: مسافر ہو جائے گا خواہ کتنی ہی جلدی طے کرے۔ (بہارشریعت)

سوال: مسافر پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشاء چار رکعت والی فرض نماز کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

سوال: اگر کسی نے قصداً چار ہی پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قصداً چار پڑھی اور دونوں قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا تو بہ کرے، اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔

(ہدایہ، بہارشریعت)

سوال: فجر، مغرب اور وتر میں قصر ہے کہ نہیں؟

جواب: نہیں، فجر، مغرب اور وتر میں قصر نہیں ہے۔

سوال: سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟

جواب: سنتوں میں قصر نہیں ہے، اگر موقع پر ہو تو پوری پڑھیں، ورنہ معاف ہیں۔

(عالمگیری، بہارشریعت)

سوال: مسافر کس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے؟

جواب: مسافر جب بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے تو اس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے۔ (بہارشریعت وغیرہ)

سوال: بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن اگر آبادی سے باہر ہوں اور تین دن کی راہ تک سفر کا ارادہ بھی ہو تو بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا ورنہ نہیں۔ (بہارشریعت)

سوال: اگر دوڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا، وہاں پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا وہ بھی تین دِن سے کم کا راستہ ہے تو وہ شرعاً مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: وہ شخص شرعاً مسافر نہ ہوگا تاوقتیکہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا اکٹھے ارادہ نہ کرے، یعنی اگر دودوڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے چلتا رہا تو اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ گا۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: مسافر کب تک قصر کرتا رہے؟

جواب: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟

جواب: مسافر اگر مقیم کے پیچھے پڑھے تو پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

سوال: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو کیا کرے؟

جواب: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دورکعت پڑھے، اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ)

نماز جمعہ

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے۔

(درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

سوال: جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: گیارہ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو جمعہ فرض نہیں۔

(درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

سوال: وہ گیارہ شرطیں کیا کیا ہیں؟
جواب: (۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) آزاد ہونا۔لہٰذا مسافر اور غلام پر جمعہ فرض نہیں۔
(۳) صحت یعنی ایسے مریض پر کہ جمعہ مسجد تک نہ جا سکے۔ جمعہ فرض نہیں (۴) مرد ہونا۔
(۵) عاقل بالغ ہونا یعنی عورت مجنون اور نابالغ پر جمعہ فرض نہیں۔(۶) انکھیارا ہونا۔
(۷) چلنے پر قادر ہونا۔لہٰذا اندھے، لنجے اور ایسے فالج والے پر کہ جو مسجد تک نہ جا سکتا ہو
جمعہ فرض نہیں۔(۸) قید میں نہ ہونا مگر جب کہ کسی دین (قرض) کی وجہ سے قید کیا گیا ہو
اور ادا کرنے پر قادر ہو تو فرض ہے۔(۹) حاکم یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔(۱۰) بارش
یا آندھی وغیرہ کا اس قدر نہ ہونا کہ جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔ (بہار شریعت)

سوال: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟
جواب: ہو جائے گی یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟
جواب: جمعہ جائز ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟
جواب: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے۔

سوال: مصر اور فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟
جواب: مصر وہ جگہ ہے کہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں، اور وہ ضلع تحصیل ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو، اسے فنائے مصر کہتے ہیں۔ جیسے اسٹیشن اور قبرستان وغیرہ (بہار شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط کیا ہے؟
جواب: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے۔

اور اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ نہیں قائم ہو سکتا، اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ قائم کرے۔ (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی تیسری شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کے لئے تیسری شرط ظہر کے وقت کا ہونا ہے۔ لہٰذا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی تو ادا نہ ہوئی، یا درمیان نماز میں عصر کا وقت آ گیا، جمعہ باطل ہو گیا تب ظہر کی قضا پڑھیں۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں نماز سے پہلے خطبہ ہو جائے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: جمعہ کے خطبہ میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: جمعہ کے خطبہ میں انیس باتیں سنت ہیں:

(۱) خطیب کا پاک ہونا، (۲) کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، (۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، (۴) خطیب کا منبر پر ہونا، (۵) خطیب کا سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہونا، (۶) حاضرین کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا، (۷) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰه آہستہ پڑھنا، (۸) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، (۹) اَلْحَمْدُ سے شروع کرنا، (۱۰) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا، (۱۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی گواہی دینا، (۱۲) حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجنا، (۱۳) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، (۱۴) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، (۱۵) دوسرے خطبہ میں حمد و ثنا، (۱۶) شہادت اور درود کا اعادہ کرنا، (۱۷) دونوں خطبہ کا ہلکا ہونا، (۱۸) دونوں خطبوں کے درمیان تین آیت کی مقدار بیٹھنا۔

سوال: اردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا دونوں باتیں سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت کا ہونا ہے۔

سوال: جمعہ کی جماعت کے لئے کم سے کم کتنے آدمی کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جمعہ کی جماعت کے لئے امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد کا ہونا ضروری ہے۔
(عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط عام اجازت ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تا کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی قسم کی روک ٹوک نہ ہو۔
(عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: نماز جمعہ کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز جمعہ کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے: پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہو بند نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) [1]

سوال: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دِن کی ظہر کی نماز نہیں ساقط ہوتی۔
(فتاویٰ رضویہ)

سوال: کچھ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کے لیے چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں، کہ کیا یہ صحیح ہے؟

---

[1] اب تو جدھر دیکھئے اس قدر گنجان بستیاں ہیں کہ ہر محلّہ میں مسجد قائم ہے اور ہر مسجد میں جمعہ کا اہتمام و انتظام ہے۔

جواب: نہیں بلکہ گاؤں میں اس کے بجائے چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

سوال: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے اندر پڑھنا سنت ہے یا باہر؟

جواب: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد شریف جلد اول ص ۱۶۲ میں ہے کہ خطبہ کی اذان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کے زمانے میں خطیب کے سامنے مسجد کے دروازے پر ہوا کرتی تھی، اسی لیے ''فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ عالمگیری، بحر الرائق اور فتح القدیر'' وغیرہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور ''طحطاوی علی مراقی الفلاح'' نے مکروہ لکھا۔

مسائل عید الفطر و بقر عید

سوال: عید الفطر و بقر عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب: عید الفطر و بقر عید کی نماز واجب ہے، مگر ان کے واجب اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔

(۱) صرف فرق اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔

(۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد

(۳) تیسرا فرق یہ ہے کہ عیدین میں اذان و اقامت نہیں ہے صرف دوبار اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ کہنے کی اجازت ہے۔

سوال: عید الفطر و بقر عید کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: عید الفطر و بقر عید کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے اس طرح نیت کرے:

''نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔''
پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثناء پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، پھر ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، تیسری بار پھر ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے، اس کے بعد امام آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر بلند آواز سے اَلْحَمْدُ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے، پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں پہلے اَلْحَمْدُ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے، پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور کسی مرتبہ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے، سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دُعا مانگے۔

سوال: عید الفطر کے دن کون کون سے کام مستحب ہیں؟

جواب: (۱) حجامت بنوانا (۲) ناخن ترشوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) اچھے کپڑے پہننا (۶) خوشبو لگانا (۷) صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا (۸) عید گاہ سویرے جانا (۹) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (۱۰) عید گاہ تک پیدل جانا (۱۱) دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۲) نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق یعنی تین، پانچ یا سات کھجوریں کھالینا اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا (۱۳) خوشی ظاہر کرنا (۱۴) آپس میں مبارک باد دینا (۱۵) کثرت سے صدقہ دینا (۱۶) عید گاہ اطمینان ووقار کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے جانا۔ یہ سب باتیں عید الفطر کے دن مستحب ہیں۔

سوال: عید الاضحیٰ کے تمام احکام عید الفطر کی طرح ہیں کچھ فرق ہے؟

جواب: عید الاضحیٰ کے تمام احکام عید الفطر کی طرح ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنا ہو اور اگر کھالیا تو کراہت نہیں (۲) عید گاہ کے راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا

ہوا جائے۔ (۳) قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے (۴) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنج گانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

مسائل قربانی

سوال: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: قربانی کرنا ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔

سوال: قربانی کا مالک نصاب کون ہے؟

جواب: قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو، یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصیلہ سے زائد ہوں۔

سوال: مالک نصاب پر اپنے نام سے زندگی میں صرف ایک مرتبہ قربانی کرنا واجب ہے یا ہر سال؟

جواب: اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب ہے اور اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

سوال: قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: قربانی کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ منہ اس کا قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری لے کر یہ دعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ

وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پڑھ کر ذبح کریں، پھر یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَاتَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سوال: صاحب نصاب اگر کسی وجہ سے اپنے نام کی قربانی نہ کرسکا اور قربانی کے دن گزر گئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا اس پر واجب ہے۔

مسائل میت اور غسل و کفن

سوال: کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو کیا کریں؟

جواب: کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو کلمہ کی تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھیں: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ کریں اور جب روح نکل جائے تو کپڑے کی ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے لاکر سر پر باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کردی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کردیے جائیں اور چہرے کو دائیں کندھے کی جانب کردیں۔

سوال: میت کے نہلانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کے نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختہ پر نہلانا ہو اس کو دھونی دی جائے اور میت کو اس پر لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپادیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے، پھر نماز کے جیسا وضو کرائے یعنی پہلے منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، ہاں کوئی کپڑا

یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھوں پر پھیر دیں۔

پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا مسلم کارخانہ کے پاک صابن سے دھوئیں، ورنہ خالی پانی ہی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی ڈالیں کہ تختہ تک پہنچ جائے، پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح کریں۔ اگر بیری کے پتے کا جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی کافی ہے، پھر ٹیک لگا کر میت کو بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کی جانب پیٹ پر ہاتھ پھیریں، اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں مگر وضو اور غسل دوبارہ نہ کرائیں، پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کفن میں سنت کے مطابق کتنے کپڑے دیئے جائیں گے؟

جواب: مرد کو سنت کے مطابق تین کپڑے دیئے جائیں گے:

(۱) لفافہ یعنی چادر (۲) ازار یعنی تہبند (۳) قمیض یعنی کفن

اور عورت کو پانچ: تین اوپر بیان کردہ اور باقی دو یہ ہیں: (۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند۔

سوال: کفن کے یہ کپڑے کتنے بڑے ہوں؟

جواب: لفافہ یعنی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف یعنی (سر اور پاؤں) کی طرف سے باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند سر سے قدموں تک ہو یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھی۔ اور قمیض جس کو کفنی کہتے ہیں، گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک آگے پیچھے برابر ہو۔ چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔

مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف اوڑھنی تین ہاتھ لمبی ہونی چاہیئے، اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک چوڑی اور سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

سوال: کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھائیں۔ اس کے بعد تہبند پھر اس کے اوپر کفنی، اب میت کو اس پر لٹائیں، داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں، ماتھا، ناک، ہاتھ،

گھٹنے اور پاؤں پر کافور لگائیں، پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں جانب سے پھر دائیں طرف سے۔ پھر اسی طرح لفافہ لپیٹیں تا کہ دایاں پلو اوپر رہے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں تا کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔ اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں، اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے لائیں، اور منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے، اور جو لوگ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں وہ غلط ہے۔ پھر ازار و لفافہ لپیٹیں، اس کے بعد سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں۔ (بہار شریعت)

مسائل نماز جنازہ

سوال: نماز جنازہ فرض ہے یا واجب؟

جواب: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر محلے سے ایک شخص نے پڑھ لی تو سب لوگ بری الذمہ ہو گئے، اور اگر خبر ہو جانے کے بعد کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوئے۔

سوال: نماز جنازہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں:
(۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: نماز جنازہ میں کتنی چیزیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں:
(۱) اللہ تعالیٰ کی ثنا (۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود (۳) میت کے لئے دُعا۔

سوال: نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے نیت کرے: ''نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے، دُعا اس میت کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے'' پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ واپس

لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے پھر ثنار پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جسے اس کتاب کے پہلے حصہ میں بتایا گیا ہے، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ○ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے، پھر کوئی دُعا پڑھے بغیر دونوں ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔

(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو کون سی دُعا پڑھی جائے؟

جوب: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو یہ دُعا پڑھی جائے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

سوال: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو کون سی دُعا پڑھی جائے؟

جواب: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دُعا پڑھی جائے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط [1]

سوال: عصر یا فجر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جائز نہیں ہے، غلط ہے۔ (عالمگیری)

سوال: کیا سورج نکلنے، ڈوبنے اور زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: جنازہ اگر انہی وقتوں لایا گیا تو نماز انہی وقتوں میں پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اِس صورت میں ہے کہ پہلے سے تیار موجود ہے اور یہاں تک تاخیر کی کہ وقت کراہت آ گیا۔

---

[1] یعنی اَجْعَلْهُ کی بجائے اَجْعَلْهَا پڑھا جائے گا، باقی دُعا وہی ہے۔

مسائل زکوٰۃ

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟
جواب: مال کے ایک مخصوص حصے کا مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا، اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔
سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟
جواب: زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق، اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔
سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟
جواب: زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں:
(۱) مسلمان، عاقل، بالغ اور آزاد ہونا۔ (۲) مال بقدر نصاب کا پورے طور پر ملکیت میں ہونا۔ (۳) نصاب کا حاجت اصلیہ اور دین (قرض) سے فارغ ہونا۔ (۴) مال تجارت یا سونا چاندی ہونا۔ (۵) اور مال پر پورا سال گزر جانا۔
سوال: زکوٰۃ کس پر فرض نہیں؟
جواب: (۱) کافر، غلام، مجنون اور نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں (۲) اسی طرح مال بقدر نصاب نہ ہو (۳) یا ہو مگر پورے طور پر ملکیت میں نہ ہو جیسے کہ مال دریا میں گر گیا یا گم ہو گیا تو زکوٰۃ فرض نہیں (۴) یونہی نصاب حاجت اصلیہ اور دین سے فارغ نہ ہو (۵) یا مال تجارت اور سونا چاندی نہ ہو (۶) یا مال پر پورا سال نہ گزرا ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)
سوال: نصاب کسے کہتے ہیں؟
جواب: مال کی جس قدر مقدار پر شریعت نے زکوٰۃ دینا فرض کیا ہے، اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔
سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟
جواب: چاندی کا نصاب باون تولہ چھ ماشہ یعنی ۶۱۴.۵۲ گرام وزن کی چاندی ہے۔

سوال: باون تولہ چھ ماشہ چاندی میں کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: چاندی سونا اور اموال تجارت میں چالیسواں حصہ زکوۃ واجب ہے، یعنی اڑھائی (2.5%) فی صد۔

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے یعنی ۸۵.۷۴۸ گرام۔

سوال: سونے چاندی کی زکوٰۃ میں سونا چاندی دینا ضروری ہے یا ان کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے؟

جواب: سونا چاندی دینا ضروری نہیں، بازار بھاؤ سے ان کی قیمت لگا کر پیسہ، غلہ اور کپڑا وغیرہ دینا بھی جائز ہے۔

سوال: کیا سونا چاندی کے زیورات کی بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: سونا چاندی زیورات کی شکل میں ہوں یا برتن، گھڑی اور سرمہ دانی وغیرہ کسی سامان کی شکل میں ہوں یا سکے ہوں، سب کی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے سونا یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے۔

سوال: روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو یا پیسہ ہو بہر صورت اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔

(بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: کم سے کم کتنے روپے ہوں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو تو کم سے کم اتنے روپے ہوں کہ بازار میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا خریدا جاسکے تو ان روپوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال: اگر سونا چاندی کا نصاب پورا نہ ہو اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ بھی اتنا نہ ہو کہ بازار میں سونا یا چاندی کا پورا نصاب خریدا جاسکے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: چاندی کی قیمت لگائی جائے پھر چاندی اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ ملا کر سونا کا نصاب پورا کیا جائے، اگر اس طرح نہ پورا ہو تو سونا کی قیمت لگائی جائے۔ پھر سب کو اکٹھا کرنے سے اگر چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: زندگی بسر کرنے کے لیے جس چیز کی آدمی کو ضرورت ہوتی ہے جیسے:
(۱) رہنے کا مکان (۲) سردیوں گرمیوں میں پہننے کے کپڑے (۳) خانہ داری کے سامان (۴) پیشہ وروں کے اوزار (۵) کھانے کے لئے غلہ اور (۶) سواری کے لئے سائیکل وغیرہ۔
یہ سب حاجت اصلیہ میں سے ہیں۔ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: کرایہ کا مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: کرایہ کے مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

سوال: نصاب کا دین (قرض) سے فارغ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: نصاب کا دین (قرض) سے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب پر دین (قرض) نہ ہو، یا دین (قرض) ہو تو اتنا ہو کہ اگر دین (قرض) ادا کر دے تو بھی نصاب باقی رہے، تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر اتنا دین (قرض) ہو کہ ادا کر دے تو نصاب باقی نہ رہے اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: مال پر پورا سال گزر جانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: مال پر پورا سال گزر جانے کا مطلب یہ ہے کہ حاجت اصلیہ سے جس تاریخ کو پورا نصاب بچ گیا، اس تاریخ سے نصاب کا سال شروع ہو گیا۔ پھر اس سال آئندہ اگر اسی تاریخ کو پورا نصاب پایا گیا تو زکوٰۃ دینا واجب ہے، اگر درمیان سال میں نصاب کی کمی ہو گئی ہو تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی۔ (بہار شریعت)

سوال: کیا زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے نیت شرط ہے؟

جواب: ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے مال علیحدہ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت شرط ہے۔نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔(عالمگیری، بہارشریعت)

سوال: فقیر پر قرض ہے، زکوٰۃ کی نیت سے اس قرض کو معاف کردے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ادا ہوگی، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال فقیر کو دے کر اپنا قرض لے لے، اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (بہارشریعت)

مسائل عشر

سوال: عشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس چیز کی پیداوار سے مقصد زمین سے نفع حاصل کرنا ہے، اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عشر ہے یعنی دسواں حصہ۔اس لئے کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں بیسواں حصہ بھی فرض ہوتا ہے۔

سوال: کن چیزوں کی پیدوار میں عشر واجب ہے؟

جواب: گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلے اور السی کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، تربوز، خربوزہ، کھیرا، ککڑی، بینگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے، تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارشریعت)

سوال: کن صورت میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے؟

جواب: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے ہو، اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے ہو، یا خریدے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار، بہارشریعت)

سوال: کیا کھیتی کے اخراجات ہل، بیل اور کام کرنے والوں کی مزدوری نکال کر دسواں بیسواں واجب ہوتا ہے؟

جواب: نہیں، کھیتی کے اخراجات نکال کر دسواں بیسواں نہیں واجب ہوتا بلکہ پوری پیداوار پر ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: گورنمنٹ کو جو مال گزاری دی جاتی ہے وہ عشر کی رقم سے مجرا کی جائے گی یا نہیں؟

جواب: وہ رقم عشر سے مجرا نہیں کی جائے گی۔

سوال: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر کس پر واجب ہے؟

جواب: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر واجب ہے۔

مال زکوٰۃ کا مصرف

سوال: زکوٰۃ اور عشر کا مال کن لوگوں کو دیا جاتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ اور عشر کا مال جن لوگوں کو دیا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:
(۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس مال ہے لیکن نصاب بھر نہیں ہے۔ (۲) مسکین یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کھانے کے لئے غلہ اور بدن چھپانے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو۔ (۳) قرض دار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو۔ (۴) مسافر جس کے پاس سفر کے حالت میں مال نہ رہا اسے بقدر ضرورت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں وہ یہ ہیں:
(۱) مالدار یعنی وہ شخص جو مالک نصاب ہو۔ (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس وحارث بن عبدالمطلب کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۳) اپنی اصل اور فرع یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۴) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو اگرچہ مطلقہ ہوتا وقتیکہ عدت میں ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ (۵) مالدار مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ

نہیں دے سکتا۔(۶) مالدار کی بالغ اولاد کو جب کہ مالک نصاب نہ ہو دے سکتا ہے۔
(۷) کافر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ (درمختار، عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: سید کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اس لئے کہ وہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔
سوال: عالم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: عالم اگر سنی ہو اور صاحب نصاب نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے بلکہ جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)
سوال: وہابی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: وہابی یا کسی دوسرے مرتد اور بد مذہب کو زکوٰۃ دینا ہرگز جائز نہیں۔
سوال: زکوٰۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے مستحق کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا، مدرسہ تعمیر کرنا یا اور اس سے میت کو کفن دینا، پل، سرائے یا سڑک بنوانا، نہر یا کنواں کھدوانا جائز نہیں، یعنی اگر ان چیزوں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔
(بہار شریعت)
سوال: کچھ لوگ اپنے آپ کو خاندانی فقیر کہتے ہیں ان کو زکوٰۃ اور غلہ کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: اگر وہ لوگ صاحب نصاب ہوں تو انہیں زکوٰۃ اور عشر دینا جائز نہیں، ہاں اگر صاحب نصاب نہ ہوں تو دے سکتا ہے۔
سوال: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں کیا ان لوگوں کو غلہ کا عشر اور فطرہ بھی دینا جائز نہیں؟
جواب: ہاں جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو غلہ کا عشر اور فطرہ بھی دینا جائز نہیں۔
(بہار شریعت)

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟
جواب: زکوٰۃ اور صدقات میں افضل یہ ہے کہ:

(۱) پہلے اپنے بھائی بہنوں کو (۲) پھر ان کی اولاد کو (۳) پھر چچا اور پھوپھیوں کو (۴) پھر ان کی اولاد کو (۵) پھر ماموں اور خالہ کو (۶) پھر ان کی اولاد کو (۷) پھر دوسرے رشتہ داروں کو (۸) پھر ان کی اولاد کو (۹) پھر اپنے پیشہ والوں کو (۱۰) پھر اپنے شہر اور گاؤں کے رہنے والوں کو (۱۱) اور ایسے طالب علم کو بھی زکوٰۃ دینا افضل ہے کہ جو علم دین حاصل کر رہا ہو۔
(فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: بھائی، بہن، چچا اور پھوپھی وغیرہ دوسرے رشتہ دار اگر صاحب نصاب ہوں تو ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، بھائی بہن وغیرہ کوئی بھی ہو اگر صاحب نصاب ہے تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (درمختار، عالمگیری، بہار شریعت وغیرہ)

مسائل صدقۂ فطر

سوال: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: عید الفطر کے دن جو صدقہ دیا جاتا ہے، اسے صدقۂ فطر کہتے ہیں؟

سوال: صدقۂ فطر واجب ہے یا سنت؟

جواب: صدقۂ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی جب بھی ادا کرے گا ادا ہی ہوگا، قضا نہ ہوگا، اگرچہ نماز عید الفطر سے پہلے ادا کر دینا مسنون ہے۔ (درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

سوال: صدقۂ فطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: صدقۂ فطر مالک نصاب پر واجب ہوتا ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں کچھ فرق بھی ہے؟

جواب: ہاں زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت حاجت اصلیہ سے زائد ہونا ضروری ہے۔ اور صدقہ فطر میں چاندی یا سونے کے نصاب کی قیمت کا اگر سامان غیر تجارت بھی حاجت اصلیہ سے زائد ہو تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔ مثلاً کسی کے پاس تانبے پیتل کے برتن

تجارت کے لئے نہ ہوں مگر حاجت اصلیہ سے زائد ہوں، اوران کی قیمت چاندی یا سونے کے نصاب کے برابر ہو تو ان برتنوں کے سبب زکوٰۃ نہیں واجب ہوگی مگر صدقۂ فطر واجب ہے؟

سوال: صدقۂ فطر کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب: ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ہر نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صدقہ فطر دینا واجب ہے، ہاں اگر نابالغ اولاد خود مالک نصاب ہو تو اس کا صدقہ اس کے مال سے ادا کرے۔

سوال: صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

جواب: عید کے دِن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مر گیا یا صبح صادق ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو صدقۂ فطر واجب ہو جائے گا اور اگر صبح صادق کے بعد مرا یا صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو صدقۂ فطر واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: صدقہ فطر عید سے پہلے رمضان شریف میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب: صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع (اڑھائی کلو) دیں اور کھجور، منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع (پانچ کلو) دیں۔

سوال: صاع کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟

جواب: اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ ایک صاع کا وزن تین سو اکیاون روپیہ بھر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر۔

سوال: نئے وزن سے ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے؟

جواب: نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ گرام کا ہوتا ہے اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ گرام کا ہوتا ہے۔

سوال: اگر گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دینا افضل ہے۔

سوال: اگر چاول یا باجرہ وغیرہ صدقہ میں دینا چاہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: گیہوں، جو، کھجور اور منقیٰ، ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ یا کوئی دوسری چیز دینا چاہیں تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔ یعنی اس چیز کا آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ان کو صدقۂ فطر بھی دینا جائز نہیں۔

مسائل روزہ

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال: روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزہ کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) فرض، (۲) واجب، (۳) نفل، (۴) مکروہ تنزیہی (۵) مکروہ تحریمی۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں: (۱) فرض معین (۲) فرض غیر معین۔

اور واجب کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) واجب معین (۲) واجب غیر معین۔

سوال: فرض معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزہ کا اس کے وقت پر ادا کرنا فرض معین ہے۔

سوال: فرض غیر معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کی قضا اور کفارہ کا روزہ فرض غیر معین ہے۔

سوال: واجب معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: کسی خاص دن یا خاص تاریخ میں روزہ رکھنے کی منت ماننے سے اس خاص دن یا خاص تاریخ میں جو روزہ واجب ہوتا ہے، اسے واجب معین کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا تندرست ہو گیا تو میں جمعہ یا پہلی محرم کو روزہ رکھوں گا۔

سوال: واجب غیر معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: نذر مطلق کا روزہ واجب غیر معین ہے، جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا حافظ ہو گیا تو میں تین دن روزہ رکھوں گا۔

سوال: کون سے روزے نفل ہیں؟

جواب: نفل کی دو قسمیں ہیں: (۱) نفل مسنون (۲) نفل مستحب جیسے:

❁ دسویں اور اس کے ساتھ نویں محرم کا روزہ۔ ❁ ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں پندرہویں اور عرفہ کا روزہ۔ ❁ پیر اور جمعرات کا روزہ۔ ❁ شوال میں عید الفطر کے بعد چھ روزے۔

❁ صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ، ایک دن افطار۔

سوال: کون سے روزے مکروہ تنزیہی ہیں؟

جواب: (۱) صوم دہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا (۲) صوم سکوت یعنی ایسا روزہ کہ جس میں کچھ بات نہ کرے (۳) صوم وصال یعنی روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے۔ یہ سب روزے مکروہ تنزیہی ہیں۔

سوال: کون سے روزے مکروہ تحریمی ہیں؟

جواب: یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔

رمضان شریف کے روزے

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان، عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق مردود الشہادۃ ہے۔ اور بچہ کی عمر جب دس سال ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو

اس سے روزہ رکھوایا جائے اور نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:
(۱) سفر یعنی تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر نکلنا، مگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔
(۲) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (۳) مریض کا مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس دن روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (۴) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور (۵) حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کیا مذکورہ بالا لوگوں کو بعد میں روزہ کی قضا کرنا فرض ہے؟

جواب: ہاں، عذر ختم ہو جانے کے بعد سب لوگوں کو روزہ کی قضا کرنا فرض ہے اور شیخ فانی اگر جاڑوں میں قضا رکھ سکتا ہے تو رکھے ورنہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، یا ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔
(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: جو شخص رمضان میں اعلانیہ کھائے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص رمضان میں بلا عذر علانیہ قصداً کھائے بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ اسے قتل کردے۔

سوال: جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ کسی چیز کو اعلانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

جواب: انہیں بھی کسی چیز کو اعلانیہ کھانے، پینے کی اجازت نہیں۔

سوال: روزہ کی نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب: رمضان کے ادا روزے، نذر معین اور نفل کے روزے خواہ سنت ہوں یا مستحب، ان سب کے لیے نیت کا وقت غروب آفتاب سے زوال کے پہلے تک ہے مگر رات میں نیت

کر لینا مستحب ہے۔ اگر زوال کے وقت یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہ ہوا اور ان روزوں کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رمضان، نذر غیر معین، نفل کی قضا، نذر معین کی قضا یا کفارہ وغیرہ کا روزہ ان سب میں عین صبح صادق کے وقت یا رات میں نیت کر لینا ضروری ہے۔
(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: رمضان کے روزہ کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟
جواب: نیت دِل کے ارادہ کا نام ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے: نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے: نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْيَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزیں

سوال: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: (۱) کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (۲) بیڑی سگریٹ وغیرہ پینے اور پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی بشرط یاد روزہ جاتا رہتا ہے۔ (۳) کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا۔ (۴) یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا۔ (۵) یا کان میں تیل ٹپکایا۔ (۶) یا ناک میں دوا چڑھائی۔ اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں۔ (۷) قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور منہ بھر نہ ہو تو نہیں۔ (۸) اور اگر بلا اختیار قے ہوا اور منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا۔ اور اگر منہ بھر ہو لوٹانے کی صورت میں جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟
جواب: (۱) بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۲) تیل یا سرمہ لگانے اور مکھی، دھواں یا آٹے وغیرہ کا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ (۳) کلی کی اور پانی بالکل اُگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اُسے نگل گیا۔ (۴) یا کان میں پانی چلا گیا۔ (۵) یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگر چہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا۔

(۶) احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ (۷) اور جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔

قضا اور کفارہ کی صورتیں

سوال: کن صورتوں میں روزہ کی صرف قضا لازم ہے؟

جواب: (۱) یہ گمان تھا کہ صبح ہوئی اور کھایا پیا، بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ (۲) بھول کر کھایا، پیا یا احتلام ہوا یا بلا قصد قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا، پھر قصداً کھا پی لیا۔ (۳) کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی۔ (۴) حلق میں مینہ کی بوند یا اولہ چلا گیا۔ (۵) ادائے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگرچہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو۔ (۶) یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھالی۔ (۷) یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہو چکی تھی۔ (۸) یا یہ گمان کیا کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا۔ حالانکہ ڈوبا نہ تھا۔ ان تمام صورتوں میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

سوال: کن صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں؟

جواب: مقیم نے رمضان میں روزہ رمضان کے ادا کی نیت سے روزہ رکھا پھر توڑ دیا، یعنی بغیر عذر شرعی قصداً کوئی دوا یا غذا کھائی یا پانی پیا، تو روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ تیل یا سرمہ لگایا غیبت کی پھر یہ گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا، اب اس نے کھا پی لیا تو ان صورتوں میں بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: کیا کفارہ لازم ہونے کے لئے کوئی شرط بھی ہے؟

جواب: ہاں، کفارہ لازم ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ رمضان کی نیت کی ہو، اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ پے در پے ساٹھ روزے رکھے اور یہ نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو پیٹ بھر دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزہ کی صورت میں اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزے رکھنا پڑیں گے۔ (بہار شریعت)

روزہ کے مکروہات

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟

جواب: جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی دینے، بیہودہ بات کرنے اور کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا روزہ دار کو کلی کرنے کے لئے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے؟

جواب: ہاں، روزہ دار کو کلی کرنے کے لیے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے۔

سوال: کیا روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

جواب: نہیں روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے۔

سوال: کیا روزہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب: نہیں، روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ جیسے اور دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی مسنون ہے، چاہے مسواک خشک ہو یا تر۔ اور زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی وقت مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت)

مسائل حج

سوال: حج کسے کہتے ہیں؟

جواب: احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کا طواف کرنے کو حج کہتے ہیں۔ جس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ کام کئے جاتے ہیں۔

سوال: حج کرنا فرض ہے یا سنت؟

جواب: حج کرنا فرض ہے، اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور فرض ہونے

کے بعد تاخیر کرنے والا گنہگار اور کئی سال تک نہ کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔

سوال: حج کس پر فرض ہوتا ہے؟

جواب: صاحب استطاعت عاقل، بالغ، مسلمان پر حج فرض ہوتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت۔

سوال: عمر میں کتنی بار حج کرنا فرض ہے؟

جواب: پوری عمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہوتا ہے۔

سوال: اگر کسی شخص پر حج فرض ہو اور وہ نہ کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ بغیر عذر شرعی حج نہ کرے اور مر جائے تو حدیث شریف میں ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی شریف)

سوال: حج ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں، یعنی حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) قران (۲) تمتع (۳) افراد۔

ان میں سب سے افضل حج قران ہے پھر تمتع پھر حج افراد۔

مسائل حج قران

سوال: حج قران کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

جواب: حج قران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں، ہمارے ملک ہندوستان کا قارن ہوائی جہاز سے سفر کرنے والا ممبئی، دہلی یا اپنے گھر سے احرام باندھنے کے لئے حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرتا ہے، اور سمندری/ بحری جہاز سے سفر کرنے والا قارن جدہ سے کچھ فاصلہ ادھر جہاں بحریہ والے نشاندہی کریں[۱] کے سامنے پہنچنے سے پہلے احرام باندھنے کے لئے دونوں کی نیت کرتا ہے۔

قران کی نیت یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھُمَالِیْ

---

[۱] اہل ہند کے لئے میقات "یلملم" ہے۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۳۲ میل دور جنوب کی جانب ہے۔ آج کل یہ "سعدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ طاہر

وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ یعنی ''اے اللہ! میں حج وعمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں پس تو دونوں کو میرے لئے آسان فرما اور دونوں کو میری طرف سے قبول فرما۔''

قارن مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف ''رمل واضطباع'' کے ساتھ کرتا ہے۔ یعنی دایاں کندھا کھول کر پہلوان کی طرح چھوٹا قدم رکھتا ہے اور کندھا ہلاتے ہوئے جلد جلد چلتا ہے۔ کعبہ شریف کا طواف پورا کرنے کے بعد سعی کرتا ہے۔ یعنی صفا ومروہ کے درمیان سات پھیرے چلتا ہے۔

اس طرح قران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو جاتا ہے، مگر اس کے بعد حجامت نہیں بنواتا اور نہ احرام اتارتا ہے بلکہ اس کے بعد ''طواف قدوم'' کرتا ہے اور ''طواف قدوم'' کا وقوف عرفات سے پہلے کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ اگر اس طواف کے بعد طواف زیارت کی سعی کر لینا چاہتا ہے، تو ''طواف قدوم'' میں ''رمل واضطباع'' بھی کرتا ہے، اور اگر ''طواف زیارت'' کی سعی نہیں کرنا چاہتا ہے تو ''طواف قدوم'' میں ''رمل واضطباع'' نہیں کرتا، اس لئے کہ جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں ''رمل واضطباع'' نہیں ہوتے۔

''قارن عمرہ'' اور طواف قدوم'' سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ میں احرام کے ساتھ رہتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ نکل کر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور رمی جمار سے متعلق حج کے تمام ارکان ادا کرتا ہے اور قربانی کرانے کے بعد سر منڈاتا ہے یا کترواتا ہے۔ اور پھر احرام اتار دیتا ہے۔ اس کے بعد مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت کرتا ہے اس طرح سے حج قران کیا جاتا ہے۔

مسائل حج تمتع

سوال: حج تمتع کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں، متمتع صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے، عمرہ کی نیت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ یعنی ''اے اللہ! میں عمرہ کی نیت

کرتا ہوں پس تو اسے میرے لئے آسان کردے اور اسے میری طرف سے قبول فرما"

پھر نیت کے بعد لَبَّیْكَ کہتا ہے۔

متمتع مکہ شریف پہنچ کر عمرہ کا طواف "رمل واضطباع" کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے۔ اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام کھول دیتا ہے۔ اس طرح عمرہ پورا ہو جاتا ہے اور جب تک مکہ معظمہ میں رہتا ہے جس قدر چاہتا ہے نفلی طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو یا اس سے ایک دو دن پہلے حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے، اور "طواف زیارت" کی سعی پہلے ہی کر لینا چاہتا ہے تو ایک نفلی طواف کو "رمل واضطباع" کے ساتھ کر کے اس سے بھی فارغ ہو جاتا ہے۔ اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے قربانی کرتا ہے۔ پھر حجامت بنواتا ہے اور احرام اتار کر "طواف زیارت" کرتا ہے، اس طرح تمتع کیا جاتا ہے۔

مسائل حج افراد

سوال: حج افراد کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

جواب: حج افراد کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں، مفرد صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور نیت اس طرح کرتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ یعنی "اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس میرے لئے اس کو آسان فرمادے اور اسے میری طرف سے قبول فرما"

پھر نیت کے بعد لَبَّیْكَ کہتا ہے۔

مفرد مکہ شریف پہنچ کر "رمل واضطباع" کے ساتھ "طواف قدوم" کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے لیکن اس کے بعد نہ حجامت بنواتا ہے اور نہ احرام کھولتا ہے، بلکہ اسی طرح مکہ معظمہ میں رہتا ہے۔ اور اس درمیان میں جس قدر چاہتا ہے، نفلی طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ حج کے لئے نکل جاتا ہے۔ اور اس کے تمام ارکان ادا

کرتا ہے مگر قربانی اس کے لئے مستحب ہوتی ہے، واجب نہیں ہوتی ہے۔ یعنی اگر نہیں کرتا ہے تو گنہگار نہیں ہوتا اور کرتا ہے تو بہت ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام اُتار دیتا ہے اور ''طواف زیارت'' کرتا ہے۔ اس طرح ''حج افراد'' ادا کیا جاتا ہے۔

مدینہ طیبہ کی حاضری

سوال: مدینہ طیبہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں حاضری کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں حاضری واجب کے قریب ہے۔ وسعت کے باوجود مکہ معظمہ سے واپس آجانا اور مدینہ طیبہ حاضری نہ دینا سخت بدنصیبی اور بے حد محرومی ہے۔ اس لئے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔'' (دار قطنی شریف)

تمت بالخیر

بعونہٖ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ؁

جلال الدین احمد امجدی

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁

❁

سلام

بحضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم ، تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

میرے ماں، باپ، استاد، بھائی، بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں، ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

از
اعلیٰ حضرت امام
احمد رضا
علیہ الرحمۃ والرضوان

محمد